سومبارک باد ہے غرباء کیلئے.... جو لوگوں کو فساد میں مبتلا ہونے کے وقت ان کی اصلاح کریں گے۔

(حدیث نبوی ﷺ)

اے اللہ! ہمیں حق کو حق اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور حق راستہ پر چلنا اور باطل راستہ سے بچنا آسان فرما۔ (الحدیث)

دفاعِ تبلیغ

کیا فرماتے ہیں اکابر تبلیغی جماعت اور جید علماء دیو بند تبلیغ جیسے مقدس کام اور نام کو بدنام کرنے والوں کے بارے میں

مرتب: مفتی سعید احمد

(فاضل العلوم والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی)

ناشر: عالمی تحریک تحفظ ایمان

حکمِ وقت کی قرآن وسنت کے مطابق تبلیغ کرنا تو اللہ کے راستے میں نبیوں والا نیک کام ہے۔

اور حکمِ وقت کی قرآن وسنت کے خلاف تبلیغ کرنا تو شیطان کے راستے میں قادیانیوں والا کام ہے۔

دفاعِ تبلیغ

قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں۔ بانیِ تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاسؒ

آج کل تبلیغ میں خرابیاں اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔ حضرت مولانا محمد طلحہ بن محمد زکریاؒ

ہماری اس تبلیغ میں حکم نہیں درخواست ہے۔ سابقہ امیر تبلیغی جماعت حضرت مولانا انعام الحسنؒ

حکمِ وقت کی قرآن وسنت کے مطابق تبلیغ کرنے سے بعد مرنے کے بھی ثواب ملتا رہتا ہے۔

اور حکمِ وقت کی قرآن وسنت کے خلاف تبلیغ کرنے سے بعد مرنے کے بھی گناہ ملتا رہتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں جید علماء قرآن وسنت کے خلاف تبلیغ کرنے والوں کے بارے میں۔

اسی سلسلے میں لکھی گئی سو سے زائد کتابوں اور ان کے لکھنے والوں کے نام

کے ساتھ چند کتابوں کا مختصر خلاصہ اس کتاب میں ضرور پڑھیں۔ اس غم اور افسوس کے ساتھ کہ

اگر کشتی ہو طوفان میں تو ہو سکتی ہیں تدبیریں

اگر کشتی میں ہو طوفان تو کیا الزام طوفان پر

مزید تبلیغ کے خلاف پروپیگنڈہ اور علماء حق کے جوابات

سننے کیلئے اس ویب سائٹ کا وزٹ کیجئے۔

sangeenfitna.blogspot.com

www.facebook.com/sangeenfitna

ناشر: عالمی تحریک تحفظ ایمان

نام کتاب: دفاعِ تبلیغ

مرتِّب: مفتی سعید احمد

تعداد: گیارہ سو

طباعت: اول

سنِ اشاعت: 17 رجب 1437ھ بمطابق 25 اپریل 2016

ناشر: عالمی تحریک تحفظ ایمان

(فون 0322-22-42-192)

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی 02135927159 ادارہ الانور بنوری ٹاؤن کراچی 03322204487

انعامیہ کتب خانہ اردو بازار کراچی 02132216814 رضوان خوشبو اینڈ اسلامی کیسٹ ہاؤس نزد تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ

لاثانی اسٹیشنرز کالج روڈ کیہال ایبٹ آباد 03345571226 الممتاز کتب خانہ قصہ خوانی پشاور 0812580331

مکتبہ عمرو بن العاص غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور 03004585134 اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی 0514847585

جامع مسجد مصطفیٰ ہارون آباد شیر شاہ کراچی 03212574455 مکتبہ فاروقیہ نزد جامعہ فاروقیہ کراچی 02134594114

دارالاشاعت اردو بازار کراچی مکتبہ اویس قرنی بنوری ٹاؤن کراچی مکتبہ امام محمدؒ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ ممتاز کتب خانہ قصہ خوانی پشاور

الداعی الی الخیر: مفتی سعید احمد

www.facebook.com/sangeenfitna

muftisaeed1122@gmail.com

یہ کتاب اس ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

sangeenfitna.blogspot.com

http://bit.ly/29xboSH

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	مسلمانوں کی سعادت کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے ہی میں ہے۔۔۔۔۔۔مفتی محمد شفیع صاحبؒ	7
2	تبلیغی جماعت کے نظریات کا خلاصہ اکابر تبلیغی جماعت مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط کی صورت میں۔	7
3	دنیا بھر میں پھیلائے گئے تبلیغی نظریات، مولانا سعید احمد خان کے خط کا جواب۔۔۔۔۔مولانا عبدالقدوس انڈیا	9
4	جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی محمد تقی عثمانی صاحب	14
5	بعض لوگ تبلیغ کے نام سے تحریف پھیلا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیبؒ	14
6	اس تبلیغ میں خرابیاں اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد طلحہ بن محمد زکریاؒ	14
7	تبلیغی جماعت کا غلو عوام کے سامنے نہیں رکھنا چاہئے (جواب) پانی سر سے گزر گیا ہے اب قضیہ عوام کے سامنے رکھنا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند مفتی سعید احمد صاحب	15
	اگر طوفان میں کشتی ہو تو ہوسکتی ہیں تدبیریں اگر کشتی میں طوفان ہو تو کیا الزام طوفان پر	
8	تبلیغ میں نکل کر جن کا یہ ذہن بنتا ہے وہ گمراہ ہیں ان کا تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔۔۔۔۔۔مولانا یوسف لدھیانویؒ	15
9	تبلیغی جماعت کے اکابر و اصاغر کو چاہیئے کہ وہ دین اسلام کو تختہ مشق نہ بنائیں۔۔۔۔۔۔۔مولانا فضل محمد صاحب	15
10	فرق کئے بغیر سب کو رکن بنانا تحریف معنوی اور غلو فی الدین ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا فضل محمد صاحب	15
11	تبلیغی اجتماع میں تمہارے بڑے قرآنی احکامات کے خلاف باتیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔مولانا شمس الہدیٰ صاحب	15
12	ایک طبقہ ہے وہ دماغ سے سوچتا ہے اور منہ سے بکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا نورالہدیٰ صاحب	16
13	آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل بلا تحقیق وعظ کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ	16
14	سنت کشتی نوح کی طرح ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت امام مالکؒ	16
15	یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے۔ مولانا الیاسؒ۔۔۔(سنت رسول ﷺ کے مقابلہ میں کشتی بنانے کا انجام)	16
16	(کچھ منکرِ جہاد) قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں۔۔۔۔۔۔۔بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس صاحبؒ	16
17	آگ تم نے کھائی ہے اب انگارہ بھی ہگو۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا شبیر علی تھانویؒ مہتمم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون	16
18	خدارا امت مسلمہ کے حال پر رحم کھائیں اور ان کو غیر اعلانیہ منکر جہاد قادیانی نہ بنائیں۔۔۔مولانا عبدالحفیظ صاحب	17
19	1400 سالہ تاریخ میں قادیانی فتنہ سے بڑا سنگین کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ	17
20	اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔۔۔کہ دین میں حرام ہے یہ جنگ و قتال۔۔۔قادیانی کے اشعار۔۔۔۔مشن قادیانی	17

21	لہذا اس دور میں مسلمانوں پر جہاد ساقط ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا طارق جمیل	17
22	سیرت النبی اور بدر احد خندق ہمارے لئے دلیل نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا طارق جمیل	18
23	یہ شخص (طارق جمیل) باطل فرقوں کا ایجنٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ	18
24	حاجی عبدالوہاب کو چاہئے کہ جماعت سے پہلے وہ اس ناسور طارق جمیل کو نکال دے۔۔مفتی زرولی خان صاحب	18
25	قومِ موسیٰ نے کہا اے موسیٰ تو لڑ اور تیرا رب لڑے ہم تو لڑنے والے نہیں ہیں۔قرآن میں تو یہ ہے اور بھاولپوری کہتا ہے۔ موسیٰ کے پاس کونسی لڑنے والی فوج تھی اور کیا ہتھیار تھے انکے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد احمد بہاولپوری	18
26	اکابر تبلیغی جماعت مولانا یوسف صاحبؒ سے فرمایا کہ جب دین کے دوسرے شعبوں کا فناء ہونا تمہیں ضروری محسوس ہوگا تو یہ تمہارا گمرہی کی طرف پہلا قدم ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا احمد علی لاہوریؒ	18
27	جب ہم ان خلاف شریعت باتوں کا جواب دیتے ہیں تو کیا اس سے انتشار پیدا ہوتا ہے؟۔مولانا فضل محمد صاحب	19
28	حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ہم لڑنے بھڑنے والے نہیں ہیں۔معاذ اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد عمر پالن پوری	19
29	صحابہ رمضان میں بھی اللہ کے راستہ میں نقل وحرکت کیلئے نکلا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سعد کاندھلوی	20
30	جب تک 8 شرائط پوری نہیں ہوتی آپ جہاد میں نہیں جاسکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا احسان	20
31	جو تبلیغی جماعت چھوڑ کر جہاد میں گیا اسکا کام شیطان نے کر دیا۔۔۔۔۔۔۔ایک بنگلہ دیش کے مرکز کا تبلیغی عالم	20
32	جو حکم مکہ میں نہیں آیا میں اسے نہیں مانتا۔۔(جواب) جس نے کافر کو دیکھنا ہو وہ اس تبلیغی کو دیکھ لے۔مولانا فیض الباری	20
33	عملاً جہاد کو منسوخ سمجھا جاتا ہے گویا کہ جہاد کوئی شرعی فریضہ ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی محمد تقی عثمانی صاحب	20
34	تبلیغ والے جہادی آیات کو توڑ مروڑ کر تبلیغ پر چسپاں کر رہے ہیں تو یہ قرآن میں تحریف ہے جو کہ صریح کفر ہے۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی رشید احمد صاحبؒ	20
35	کفر کا فتویٰ لگانا مشکل ہے البتہ یہ اجتہادی اختلاف نہیں حق و باطل کا اختلاف ہے۔مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب	20
36	اللہ تعالی کے صریح احکامات سے متنفر کرنا کفر نہیں تو کفر کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا عبدالرحمٰن صاحب	21
37	یہ کھلا ہوا کفر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ	21
38	ان تبلیغیوں کو اپنا سمجھ کر علماء خاموش ہیں ورنہ کفر کا فتویٰ کب کا دے دیا ہوتا۔۔۔مولانا محمد عزیز سابقہ امام تبلیغی مرکز	21
39	ایک خطرناک انداز سے کفر کی آبیاری کر رہے ہیں...یہ اسلام کی خدمت ہے یا کفر کی۔مولانا الطاف الرحمٰن صاحب	21
40	العیاذ باللہ کس قدر کفریہ کلمات زبانوں سے بکے جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا الیاس گھمن صاحب	22
41	جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرنا منافقت کے بغیر ممکن نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا عبدالرحمٰن صاحب	22

42	حکم اور سنت میں کامیابی کا کہنے والوں نے سب سے پہلے حکم وسنت جہاد کی مخالفت کی۔ مفتی محمد اسماعیل صاحب	23
43	تبلیغی جماعت والے غصہ ختم کر دیتے ہیں اگر انڈیا نے حملہ کر دیا تو پھر یہ کیا کریں گے؟ مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ	23
44	جب مرکز نظام الدین والے اصلاح ہی نہیں چاہتے۔۔۔ابراہیم یوسف باوا تبلیغی (خادم: امدادیہ دار التبلیغ برطانیہ)	24
45	تم ایک آیت کا ترجمہ صحیح کرو پھر اسرائیل میں تبلیغ کا کام کر کے بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی محمد حنیف، دار العلوم دیوبند	25
46	''بھی'' والی آیات کے ساتھ ''ہی'' لگا کر کس طرح مسلمانوں کو قرآنی احکامات کا منکر بنایا جاتا ہے۔	25
47	ہم کھلی تخریب کاری کے قائل نہیں ہم ذہنوں میں تخریب کاری کیا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیسائی کمانڈر	27
48	مخالفت قرآن اور نبی ﷺ پر الزامات دعوت کے نام سے....اور ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن؟	28
49	افغانستان میں ایک تبلیغی اجتماع سے جتنا نقصان ہوا اتنا نقصان کافروں نے صدیوں میں نہیں پہنچایا۔	31
50	کیا فرماتے ہیں علماء دین...اس شخص کے بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہے اور اسکی مخالفت بھی کرتا ہے۔	31
51	دیتے ہیں اپنی عقل سے حکم خدا میں دخل رہزن بھی ہیں وہ رہنمائی کے ساتھ ساتھ	36
52	تحریف یہودی کریں تو لعنتی اور تحریف مسلمان کریں تو کیا رحمت کے مستحق ہونگے؟	37
53	عالمی تحریک تحفظ ایمان کے ہم مشن سو سے زائد کتابیں لکھنے والے علماء حق کے نام	38
54	تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت پھیلانے والوں کے بارے میں لکھی گئی 100 سے زائد کتابوں کے نام	39
55	حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(حدیث نبوی ﷺ)	46
56	ہماری اس تبلیغ میں درخواست ہے امر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ	48
57	سو مبارک باد ہے غرباء کیلئے....جو لوگوں کے فساد میں مبتلا ہونے کے وقت اصلاح کریں گے۔۔۔۔(الحدیث)	48
58	47 سال قبل دار العلوم دیوبند والوں کا تبلیغی جماعت کے خلاف جلسہ۔	49
59	تبلیغی جماعت سے الگ ہونے کی وجہ خود بیان فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا عبد الرحیم شاہ صاحبؒ	51
60	تبلیغی جماعت کی طرف سے مناظرہ کرنے والے الگ ہو گئے۔۔استاذ دار العلوم دیوبند۔ مولانا ارشاد احمد صاحبؒ	51
61	آخرت میں نجات عقائد کی درستگی پر ہو گی نہ کہ اعمال پر۔۔۔استاذ دار العلوم دیوبند، مولانا عبد الرحیم شاہ صاحبؒ	53
62	انہوں نے اس کام کی فضیلت پر حد سے تجاوز کیا اور دوسرے دینی شعبوں کی کھلم کھلا تخفیف (تحقیر) شروع کر دی۔	54
63	نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔۔۔۔۔۔۔۔۔استاذ دار العلوم دیوبند، عبد الرحیم شاہ صاحبؒ	54
64	تقریظ سنگین فتنہ۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا محمد عرفان الحق المظاہری صاحب دامت برکاتہم (انڈیا)	55
65	قرآن وسنت کے مطابق تبلیغ کے فائدہ اور اسکے خلاف تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت کے نقصانات	68

مسلمانوں کی سعادت کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے ہی میں ہے۔(مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ ہر کام میں کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی اتباع کریں اور جس آیت یا حدیث کی مراد میں اشتباہ ہو اس میں اس کو اختیار کریں جس کو جمہور صحابہ کرام نے اختیار فرمایا ہو۔ اسی مقدس اصول کو نظر انداز کر دینے سے اسلام میں مختلف فرقے پیدا ہو گئے۔ تعامل صحابہ اور تفسیرات صحابہ کو نظر انداز کر کے اپنی مرضی سے جو جی میں آیا اسی کو قرآن وسنت کا مفہوم قرار دے دیا یہی وہ گمراہی کے راستے ہیں جن سے قرآن کریم نے بار بار روکا اور رسول کریم ﷺ نے عمر بھر بڑی تاکید کے ساتھ منع فرمایا۔ اور اسکے خلاف کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔(معارف القرآن ج3 ص503,504)

﴿تبلیغی جماعت کے نظریات کا خلاصہ اکابر تبلیغی جماعت مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط کی صورت میں﴾

حضرت مولانا سعید احمد خان صاحبؒ کے افکار

ان کے اپنے ایک خط میں ....ہمیں جو خط موصول ہوا اس کا متن حسب ذیل ہے۔

خط کے بعد ایک علمی جوابِ خط بھی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

مکرم ومحترم جناب بھائی اسماعیل بھامجی صاحب

السلام علیکم و رحمته الله و بر کاته

آپ کا خط ملا جبکہ میں بنگلہ دیش سفر میں جا رہا تھا اسلئے جواب میں تاخیر ہوئی اب کچھ وقت نکال کر جواب لکھ رہا ہوں آپ نے یہ لکھا کہ یہاں کچھ علماء نے جہاد کی تحریک اٹھائی ہے یہ تحریک دو سو سال سے مختلف زمانوں میں اٹھتی رہی اور کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو جاتی تھی قرآن کو سمجھنے میں بہت غلطی ہوتی رہی اور جہاد کا لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوا۔ دعوت کے معنی میں بھی اور قتال کے معنی میں بھی جو آیات جہاد کے لفظ سے مکہ مکرمہ میں اتریں وہ سب دعوت کے معنی میں ہیں۔

جیسے وجاهد هم به جهاداً کبیراً دوسری آیات و الذین جاهدو فینا الخ...اور جو آیات مدینہ منورہ میں اتریں معنی میں وہ دونوں معنی میں آئی ہیں۔

دعوت میں اور قتال میں جیسے یا ایھاالنبی جاھد الکفار و المنفقین و اغلظ علیھم اس میں تو منافقین کے ساتھ قتال نہیں کیا آنحضرت ﷺ نے ان کے ساتھ سختی نہیں کی بلکہ نرمی سے کام لیا ایسے ہی نوح علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک جن انبیاء علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ نے نام لیکر ذکر فرمایا ان میں سے کسی نے بھی قتال نہیں کیا او جنہوں نے قتال کیا انکے نام ذکر نہیں یا نبی بننے سے پہلے قتال کیا حضور پاک ﷺ نے مکہ مکرمہ میں قتال نہیں کیا تیرہ سال تک صرف دعوت دی۔ یہ چیزیں غور کرنے کی ہیں انبیاء علیہم السلام کو دعوت کی نسبت سے بھیجتے تھے تاکہ وہ انکو جہنم سے بچا کر جنت کی طرف لائیں اور ظلمت سے نور کی طرف لائیں۔

کسی نبی کو اس لئے نہیں بھیجا کہ جنت کی طرف سے جہنم کی طرف لائے۔ کافر جب قتل ہوگا تو جہنم میں جائے گا۔ یہ نبی کا مقصد نہیں بلکہ نبی کا مقصد تو اسکو جہنم سے بچانا تھا۔ جیسے ایک حدیث میں بھی اسکا اشارہ ہے قتال جب واجب ہوا کہ جب کافروں نے اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ ڈال دی۔ جزیہ اس لئے واجب ہوا کہ اگر تم اسلام نہیں لاتے تو جزیہ دیکر ہماری ماتحتی میں رہو۔ لیکن جب جزیہ دینے پر تیار نہ ہوئے۔ نہ اسلام لانے پر تیار ہوئے، تب قتال واجب ہوتا ہے جیسے ڈاکٹر فاسد عضو کو جب کاٹتا ہے جب اسکے اچھا ہونے کی امید نہ ہو۔ اسکے دوسرے اعضاء کو حفاظت کی امید ہوتی اس لئے ہے کہ علماء نے قتال کو حسن لغیرہٖ کہا ہے حسن لذاتہٖ نہیں۔ حسن لذاتہ دعوت ہی ہے۔ اسلام جو پھیلتا ہے دعوت سے پھیلتا ہے دوسرے جب تک جہاد مجاہدین میں صفات نہ آئیں تو اس وقت تک وہ محفوظ من اللہ نہیں ہوں گے۔ اس لئے جہاں بھی جہاد کی آوازیں لگی ہیں وہاں شکست کھائی۔ کامیاب نہیں ہوئے۔ قتال الی یوم القیامۃ ہے مگر وقت اور ضرورت کے اعتبار سے جب اس کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔

یمن بغیر قتال کے صرف دعوت سے اسلام میں آیا۔ طائف قتال کے وقت اسلام میں نہیں آیا بلکہ مسلمان فتح کرنے سے عاجز آگئے تھے۔ اور ان کو بغیر فتح کے مدینہ واپس جانا پڑا دعوت چلتی رہی یہاں تک کہ اہل طائف بھی اسلام میں داخل ہوئے۔ اس مسئلہ کو البدایۃ و النھایۃ والوں نے، ابن القیم نے زاد المعاد میں کچھ بیان کیا ہے۔

دیوبند کے مفتی محمود الحسن صاحبؒ نے فتاویٰ محمودیہ میں اسکو بڑے بسط کے ساتھ لکھا ہے اور تبلیغ والوں پر لوگوں کے جو اعتراضات تھے انکو نقل کر کے جوابات دئے ہیں ان میں ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ دعوت والے جہاد والی

آیات کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہیں اور انکا بالیقین جواب دیا او امام بخاریؒ نے جہاد کے لفظ کو بہت ہی عموم دیا کہ ماں باپ کی خدمت بھی جہاد ہے اور مسجد کی طرف چلنا بھی جہاد ہے صرف یہ اپنے دوستوں کے اطمینان کیلئے لکھا گیا اور علماء کرام سے کچھ تعرض نہ کریں اور انکا اکرام کرتے رہیں اور دعاء مانگتے رہیں ان شاء اللہ کچھ عرصہ میں انکی سمجھ میں آجائے گا اور انشراح ہو جائے گا۔

فقط والسلام

بندہ: سعید احمد المدنی.....9 ستمبر 1993 کاکریل مسجد ڈھاکہ بنگلہ دیش

دنیا بھر میں پھیلائے گئے تبلیغی جماعت کے نظریات، مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط کا جواب۔ مولانا عبد القدوسؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم ومحترم مولانا سعید احمد خان صاحب مدظلہ۔

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ!

اتفاقاً مجھے آپ کے خط پڑھنے کی نوبت آگئی۔ جس سے بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے جناب بھائی اسماعیل بھاجی کو لکھا کہ جہاد کے متعلق چونکہ میں بھی مسلکاً دیوبندی ہوں اور اکابر کا معتقد ہوں لہٰذا امید ہے کہ آپ تھوڑی دیر غور فکر فرمائینگے۔ آپ نے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ تحریکیں جہاد کی اٹھتی رہی اور ختم ہو جاتی لیکن شاید قابل غور بات یہ ہے کہ ولی اللہ خاندان سے لیکر شیخ الہند تک جو بھی جہاد کی تحریکیں اٹھی انہی کی محنت اور قربانی سے ہم یہاں پہنچے ورنہ انگریز کے تو ہم غلام ہوتے۔ خیر یہ تو چھوٹی بات تھی جہاد کا لفظ بیشک مختلف معنی میں استعمال ہوا جس طرح کہ صلوٰۃ کا لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوا۔ لیکن اسکا مفہوم لینا کہ اس معنی سے فرضیت جہاد ادا ہو جائی گی سراسر غلط ہے جس طرح کہ صلوٰۃ کے لفظ کی عمومیت سے درود شریف کا معنی لینا اور اسکو نماز کی فرضیت کیلئے کا معنٰی سمجھنا غلط ہے۔ یہ بات کہ جو بھی آیات مکہ میں اتریں وہ سب دعوت کے معنی میں ہیں۔ اس میں نظر ہے کہ

و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ کی تفسیر میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے معارف القرآن میں لکھا ہے ہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا اور جہاد (بالسیف) کرنا۔آپ نے یہ آیت **یا ایھاالنبی جاھد الکفار وا لمنافقین واغلظ علیھم** تحریر فرما کر تشریح میں لکھا ہے کہ منافقین کے ساتھ قتال نہیں کیا ہم نے کب آپ سے کہا ہے کہ منافقین کے ساتھ قتال کرو بلکہ ہمارا مطالبہ تو یہ ہے کہ کفار سے لڑیں جس پر **یا ایھاالنبی جاھد الکفار** دلالت کرتی ہے۔لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ نے کفار کے ساتھ جہاد کے تذکرہ کو محذوف کر دیا اور منافقین کی بحث چھیڑ دی۔پھر آپ قرآن کی آیت **واغلظ علیھم** (ان پر سختی کیجئے)

تحریر فرما کر تشریح کرتے ہیں آپ ﷺ نے ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا۔یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ﷺ قرآن کی مخالفت کرتے۔

جاھد المنافقین سے دعوت مراد لینا سراسر غلط ہے چونکہ **جاھد المنافقین** کی تفسیر میں حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں بیان القرآن میں کہ باللسان جہاد کیجئے اور آگے فرماتے ہیں ایسی ہی سختی کے وہ لائق ہیں اسی طرح جلالین میں ہے والمنافقین باللسان لیکن افسوس! کہ اگرچہ منافقین کے ساتھ جہاد باللسان کرتے ہم نے تو کافروں سے بھی جہاد باللسان چھوڑا ہوا ہے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان پر نرمی کریں لیکن یاد رکھنا کہ صحابہ کی صفت **اشداء علی الکفار رحماء بینھم** تھی۔

آپ کا یہ لکنا کہ نوح علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک کسی نبی کے بارے میں اللہ نے نام لیکر ذکر نہیں فرمایا کہ قتال کیا ہے یہ کوئی مستدل نہیں اسلئے کہ اللہ نے قرآن میں فرمادیا **و کای من نبی قاتل معہ ربیون کثیراً** کتنے ہی انبیاء جنکے ساتھ اللہ والوں نے مل کر قتال کرنا میدان جنگ میں کافی اور صحیح دلیل ہے (**فقاتل فی سبیل اللہ**) **الا یہ** کہ آپ اور انبیاء کے اقتداء کے قائل ہو۔اور آپ ﷺ نے تیرہ سال تک دعوت دی پھر اسکے بعد تو دس سال تک جہاد کیا اور کروایا اور مکہ میں جو عفو کا حکم تھا وہ منسوخ ہو گیا جس طرح کہ **تکملہ فتح الملھم** جلد 3ص 138اور **کنز الدقائق** کے حاشیہ پر اور بھی کئی کتابوں میں مذکور ہے جس کی وقت اجازت نہیں دیتا بہرحال بلا اختلاف کہ یہ منسوخ ہیں۔تو کیا آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہیں گے کہ

سابق انبیاء نے بھی پڑھی اور مکہ میں نبی کریم ﷺ نے بھی پڑھی یہ تو بے اصل و بے بنیاد بات ہے۔ بیشک انبیاء کا مقصد ہدایت دینی ہوتی ہے لیکن صرف یہ ہی مقصد تو نہیں ہوتا بلکہ مقاصد میں سے من جملہ ایک مقصد یہ ہے اور اسکے علاوہ مقاصد میں سے مسلمانوں کی حفاظت دلوانا خلافت کا قیام ظالموں کا مٹانا علم سکھانا وانما بعثت معلماً (ابن ماجہ) عدل قائم کرنا بھی ہے۔قرآن میں قاتلوا هم یعذبهم الله بایدیکم کہ اللہ ہم کو ذریعہ بنا رہا ہے جو کہ شرافت ہے اور یہ جملہ جب کافر قتل ہوگا تو جہنم میں جائے گا۔ کہ اللہ ہم کو ذریعہ بنا رہا ہے جو کہ شرافت ہے اور یہ جملہ جب کافر قتل ہوگا تو جہنم میں جائے گا یہ بہت سخت اور بہت خطرہ والا جملہ ہے یہ فعل تو آپ ﷺ نے بھی کیا۔جس طرح احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ابی بن خلف کو مارا تھا جس سے وہ قتل ہوا اور اسی طرح بدر میں صنادید قریش کو مروایا تھا تو کیا نعوذ باللہ انکو دوزخ میں بھیجا اور اسی کی تو صراحت ہے مفسرین نے اسکو فوائد قتال میں سے گنوایا ہے تو کیا یہ من جملہ نبی ﷺ کے مامورات میں سے نہیں ہے اور شریعت کے سامنے عقل کو استعمال کر کے اپنے موقف کو ثابت کرنا نہایت غلط اور بسا اوقات مفضی الی الکفر ہے۔

آپ کا کہنا کے قتال تب ہوا جب ہوا جب کافروں نے دعوت میں رکاوٹ ڈالی۔حضرت آپ تو یہاں پر اقدامی جہاد کی بات کر رہے ہیں، جبکہ اس زمانے میں ہم دفاعی حالت میں ہیں تو کیا مسلمانوں کی حفاظت کیلئے جہاد فرض نہیں کیا قصاصاً جہاد فرض نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر قرآن سے لیکر واقعات صحابہ اور کتب سابقہ میں غلط لکھے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو کہ اگر دشمن حملہ کر دے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ دشمن کو ہٹائے۔احکام القرآن: ص 440 جلد 3

ابوبکر بن جصاص نے اس پر اتفاق کیا۔اللہ نے قرآن میں فرمایا و قاتلوا المشرکین کافة کمایقاتلونکم کافة و قاتلوا فی سبیل الذین یقاتلونکم و لاتعتدوا اسی مسئلہ کو قرطبی نے جلد 8 ص 151 میں ذکر کیا۔ معارف القرآن میں جلد 1 صفحہ 403 میں مفتی شفیع صاحب نے ذکر کیا بار بار۔نووی نے شرح مسلم میں ص 130 میں اور صاحب فتح القدیر نے لکھا ہے اگر ایک قیدی بھی ہو مسلمانوں کا تو اسکا چھڑانا اہل شرق اور غرب پر فرض ہے اور یہ آفاقی مسئلہ لکھا ہے (جلد 5 ص 440)

اور کیا بدر کی لڑائی جہاد نہیں تھی جبکہ دعوت تو ویسے بھی پہنچ چکی تھی تو لڑنے کی کیا ضرورت تھی اور اسی طرح حضرت

عثمانؓ کے قصاص کے لئے بیعت علی الجہاد غلط تھا (نعوذ باللہ) یہ تو قرآن سے ثابت ہے اور بخاری ص 427 پر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت سعدؓ سے انک حکمت بحکم اللہ جبکہ انہوں نے قتل کا فیصلہ کیا۔ اور اس قرآن کی آیت کا مطلب کیا ہے ماکان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض اور پھر ولکن الله قتلهم تو کیا اللہ ان کو جہنم میں پہنچا رہا ہے؟

حسن لغیرہ ...ثابت کرنے سے فرضیت میں کمی نہیں آتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے کہ حسن لغیرہ ہے کذافی نفسہ حاشیہ نورالانوار اور کیا آپ قربانی کرنا چھوڑ دینگے کہ یہ بھی تو حسن لغیرہ ہے اور اسی طرح نکاح بھی۔ اگر دعوت مقصود ہے اور قتال کے بغیر بھی حاصل ہے تو پھر وضو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ سیدھے مقصود تک پہنچ جائے یعنی نماز پڑھ لے اور نماز کا مقصد ذکر ہے تو ایسے ہی ذکر کر لے۔ نہیں! نبی کریم ﷺ نے دعوت کے لئے جہاد اختیار کیا اور ہم بھی کرینگے۔ اور ظلم کو روکنے کے لئے بھی جہاد اختیار کیا اور قصاصاً بھی اختیار کیا تو لہٰذا ہم بھی کرینگے اور قادیانی کے علاوہ کسی نے بھی اسکا انکار نہیں کیا حتی کہ مودودی اور سر سید خان جیسے بھی دفاعی جہاد کے قائل ہیں۔

آپ کا یہ تحریر فرمانا کہ جب تک مجاہدین میں صفات نہ آئیں سراسر غلط ہے۔ اسلئے کہ وہی بات تو نماز و دیگر عبادات کے بارے میں کہی جاسکتی ہے کہ جب تک نماز صحیح نہ ہو تب تک برائی سے نہیں روکتی تو کیا ان صفات کے پیدا ہونے تک نماز معاف ہے۔ ہرگز نہیں اور پھر ترمذی ص 128 کی حدیث جس میں مجاہدین کے چار درجات ہیں تو پھر اس ترتیب کا کیا مطلب اگر سب کا صفات میں کامل ہونا شرط ہے۔ اور نیز حضرت تھانویؒ نے بیان القرآن میں التائبون العابدون الخ...کے ماتحت لکھا ہے کہ یہ شرائط درجے میں نہیں بلکہ صرف فضلیت کیلئے ہیں۔ رہی محفوظ من اللہ کی بات تو محفوظ نہ تو آپ ہیں اور نہ میں ہوں وہ تو صحابہؓ تھے۔ اگر مجاہدین محفوظ من اللہ نہیں ہیں تو تبلیغی جماعت بھی تو نہیں ہے کہ اس میں تو بہت زیادہ خرافات ہیں۔ اگر اچھی طرح حساب لیا گیا تو قیامت کے دن تو نہ میں بچ سکوں گا نہ آپ۔ (بخاری)

آپ نے جہاد کے بغیر فتوحات کی دو مثال پیش کیں: مثال نمبر 1

یمن کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یمن اسلام کے غلبے کے وقت اسلام میں داخل ہوا نہ کہ مکی زندگی میں اور یہ بھی تو

جہاد ہے کہ پورا نظام یوں ہے کہ دعوت، جزیہ یا قتال اور اسکو نظام جہاد کہتے ہیں لیکن غلبہ کے وقت ورنہ کیا کافر ایسے ہی حکومت کو چھوڑ دینگے۔ آپ خود ہی دیکھ لیں کہ اب تک آپ کے قدموں تلے کتنے ملک اسلام میں آئے۔

مثال نمبر 2

طائف کی تو اہل علم وعقل پر یہ بات مخفی نہیں کہ صحابہؓ نے مشورہ کیا تھا آپ ﷺ کے ساتھ کہ اب تو اردگرد کے تمام علاقے فتح ہو چکے تو ان کو مجبوراً آنا پڑے گا تو لہٰذا ہم چھوڑ دیتے ہیں تو پھر یہی ہوا۔

ورنہ اگر دعوت کافی تھی تو جب آپ ﷺ نے طائف میں دعوت دی (بغیر جہاد کے) تو کیوں قبول نہیں کیا گیا اور اسکے علاوہ آدھی دنیا تو جہاد سے مشرف باسلام ہوئے آپ نے تحریر میں فرمایا جہاد کی فضیلت عام ہے اور ماں باپ کی خدمت جہاد کی ایک قسم ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے لیکن وہ اس ثواب کو نہیں پہنچتا جو مجاہدین فی سبیل اللہ کو ہے جس طرح کہ ایک حدیث میں آیا کہ عمرہ فی رمضان کحج

تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اتنا ہی ثواب ملے گا۔ فی سبیل اللہ میں بعض نے لکھا ہے کہ یہ عام ہے لیکن قتال اور جہاد فی سبیل (ج ہ ا د ف ی س ب ی ال للہ)

صرف اور صرف جہاد باللسیف کیلئے قرآن وحدیث میں وارد ہوئے۔

عوام کے عدم علم سے فائدہ نہ اٹھایئے یہ ساری بحث تو جہاد اور دعوت اسلام پر ہے تبلیغی جماعت تو اصلاح کا کام کر رہی ہے۔ لہٰذا یہ قیاس مع الفارق ہے۔

امید ہے کہ آپ دل کھول کر اس کو پڑھیں گے اور رجوع بھی کریں۔

اور جواب تحریراً فرمائیں۔ ورنہ.... فتنہ کا اندیشہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت مولانا عبدالقدوس جمہوریہ ہند.

جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں۔

اکابر تبلیغی جماعت مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط پر مفتی تقی عثمانی صاحب (دامت برکاتہم) کا تبصرہ

لیکن اب جماعت کے ایک سرکردہ اور مقتدر بزرگ جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں ان کا خط پڑھنے کا اتفاق ہوا جو انہوں نے ایک صاحب کے نام لکھا تھا جن کے نام وہ خط تھا انہوں نے وہ خط مجھے بھیج دیا۔اس خط کے اندر تحریر کا سارا رُخ اس طرح ہے کہ گویا اس وقت جہاد کی طرف توجہ کرنا یا جہاد کی بات کرنا جہاد کے بارے میں سوچنا یا جہاد کے بارے میں کوئی اقدام کرنا کسی بھی طرح درست نہیں، بلکہ جہاد تو اصل میں دعوت کے لئے ہے۔اگر دعوت کی آزادی ہو تو اس صورت میں نہ صرف یہ کہ جہاد کی ضرورت نہیں بلکہ وہ مضر ہے۔ساتھ میں یہ بھی لکھا کہ ابھی یہ بات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے لیکن رفتہ رفتہ علماء کی سمجھ میں بھی آجائے گی۔اس خط میں معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں بلکہ یہ فکر رفتہ رفتہ ہے۔ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ اس پر خاموش رہا جائے، چنانچہ اس سلسلے میں پھر ہم نے جماعت کے ان حضرات سے زبانی گذارش بھی کی۔جن سے ہمارے رابطے ہیں لیکن اور بڑوں تک یہ بات پہنچانے کا اہتمام کیا کہ یہ بات جو پیدا ہو رہی ہے یہ بڑی خطرناک ہے۔خط میرے پاس موجود ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ **(تقریر ترمذی، جلد دوم، صفحہ نمبر 210)**

مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیب (نوّراللہ مرقدہ) 1964ء میں فرما گئے۔

بعض لوگ تبلیغ کے نام سے کچھ دین کا کام کر رہے ہیں مگر وہ تبلیغ نہیں تحریف ہے۔کفایت المفتی جلد 2 صفحہ نمبر 112

اس (تبلیغ) میں خرابی اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔

حضرت مولانا محمد طلحہ بن شیخ الحدیث محمد زکریا (نوّراللہ مرقدہ) نے 2015 میں فرمایا

تبلیغ وہ کریں جو مولانا الیاس رحمہ اللہ اور مولانا یوسف رحمہ اللہ کے زمانے میں تھی۔بعد میں اس (تبلیغ) میں خرابی اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔باتیں بہت ہیں لیکن نظام الدین والے کہیں گے کہ طلحہ نے پاکستان جا کر ہماری شکایتیں لگائیں۔ملفوظ: حضرت مولانا محمد طلحہ بن شیخ الحدیث محمد زکریاؒ بیان: معہد الخلیل کراچی مورخہ ۲۲ جمادی الثانی 1436ھ.....ناقل: (استاذ الحدیث حضرت مولانا) فضل محمد یوسف زئی (دامت برکاتہم العالیہ)

شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب (دامت برکاتہم)

تبلیغی جماعت کے غلو سے متعلق لکھتے ہیں "اپنوں کی غلطی اپنے بتائیں: یہ اس سے بہتر ہے کہ پرائے پکڑیں۔ (غلوفی الدین صفحہ نمبر 19) حضرت مفتی صاحب (دامت برکاتہم) آگے لکھتے ہیں: یہاں ایک سوال ہے کہ جماعت کا غلو جماعت کے بڑوں کو سمجھانا چاہئے، اس کو پبلک کے سامنے نہیں رکھنا چاہئے۔اس کا جواب یہ ہے کہ پانی سر سے گذر گیا ہے اب جماعت کے عوام وخواص " أنا أنا ولا غیری" کے زعم میں مبتلا ہو گئے ہیں، پس جب بات خواص تک محدود نہیں رہی تو قضیہ عوام کے سامنے رکھنا ضروری ہے۔۔۔۔۔ (غلوفی الدین صفحہ نمبر **20**)

(شہید اسلام، حضرت مولانا یوسف لدھیانوی نوّر اللہ مرقدہ) تبلیغ والوں کے ہمدرد کیا فرما گئے۔

تبلیغ میں نکل کر جن لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں ان کیلئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

لوگ مجھ سے شکایت کرتے رہتے ہیں کہ تبلیغ والے علماء کے خلاف ذہن بناتے ہیں۔اور میں ہمیشہ تبلیغ والوں کا دفاع کرتا رہتا ہوں۔لیکن آپ کے خط سے مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کچھ زیادہ غلط بھی نہیں کہتے، آپ جیسے عقلمند جن کو دین کا فہم نصیب نہیں ان کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہا ہے، یہ جاہل صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام اور دین کی فکر سمجھے بیٹھے ہیں، ان کے خیال میں دین کے باقی شعبے بیکار ہیں۔ یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچتی ہے کہ دین کے تمام شعبوں کو لغو سمجھا جائے، اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے، میں اپنی رائے اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ تبلیغ میں نکل کر جن لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اور ان کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے..میں اس خط کی فوٹو اسٹیٹ کاپی مرکز (رائے ونڈ) کو بھی بجھوا رہا ہوں تا کہ ان اکابر کو بھی اندازہ ہو کہ آپ جیسے عقلمند تبلیغ سے کیا حاصل کر رہے ہیں۔۔؟ **(آپ کے مسائل اور انکا حل...جلد 10 صفحہ نمبر 23)**

(حضرت مولانا فضل محمد صاحب، استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن)

تبلیغی جماعت کے اکابر واصاغر کو چاہیئے کہ وہ دین اسلام کو تختہ مشق نہ بنائیں۔ (کلمۃ الہادی صفحہ نمبر 21)

فرق کئے بغیر سب کو رکن بنانا تحریف معنوی اور غلو فی الدین ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ (تحقیق سبیل اللہ، صفحہ نمبر 49)

شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب تبلیغی اجتماع میں نہ جانے کی وجہ خود کیا بتاتے ہیں۔

تبلیغی اجتماع میں تمہارے بڑے بڑے قرآنی احکامات کے خلاف باتیں کریں گے اسلئے میں نہیں جاتا۔

(سنگین فتنہ:ص28)

شیخ الحدیث حضرت مولانا نور الہدیٰ صاحب دامت برکاتھم

ایک طبقہ ہے جس کا نام عندیہ ہے وہ دماغ سے سوچتا ہے اور منہ سے بکتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے یہ فرمایا اور اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فرمایا اور وہ بات نہ قرآن کریم میں ہے اور نہ ہی حدیث مبارک میں ہوتی ہے۔

(سنگین فتنہ:ص28)

(حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوّر اللہ مرقدہ) نے فرمایا۔

آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل بلا تحقیق وعظ کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(بیان القرآن:ص128)

سنت کشتی نوح کی طرح ہے۔حضرت امام مالکؒ تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 14 صفحہ نمبر 9

یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے۔مولانا الیاسؒ:مکتوبات صفحہ نمبر 37

سنت رسول ﷺ کے مقابلے میں بنائی گئی کشتی کا انجام ...منکرین جہاد قادیانی، کشتی میں گھس گئے ہیں۔

مولانا الیاس صاحبؒ نے اپنی زندگی میں فرمایا کہ کچھ قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں۔

حضرت مولانا شبیر علی تھانویؒ (مہتمم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون) فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ سنو! ابا کے وصال کے چند عرصے کے بعد مولوی الیاس صاحب تھانہ بھون آئے اور مجھ سے کہا کہ بھائی شبیر غضب ہوگیا میں نے کہا خیر تو ہے کیا بات ہے، تو انھوں نے کہا کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مولوی الیاس تم لگا تو رہے ہو عوام کو اس کام میں مگر خطرہ ہے کہ کہیں اس میں اہل زیغ نہ شامل ہو جائیں، سو وہ حضرت کی بات صادق آئی، کچھ قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں، میں نے کہا مولوی صاحب آگ تو تم نے کھائی، اب انگارہ کون ہگے، اب جب آگ کھائی ہے تو انگارہ بھی ہگو۔(الکلام البلیغ صفحہ نمبر 419)

مشن قادیانی امت مسلمہ کو درس قرآن، علماءِ کرام اور جہاد بالسیف سے روکنا تھا۔

غلام احمد قادیانی نے اپنے آقا ایک کافر انگریز کو اپنی فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے خط لکھا۔کہ میں نے مسلمانوں کو جہاد بالسیف سے روکنے کے لئے قرآن وحدیث میں تاویلیں کرکر کے اتنا لکھا اور اسے دنیا میں پھیلایا ہے کہ

اگران کتابوں، رسالوں اور اشعار کو جمع کیا جائے تو50 الماریاں بھری جاسکتی ہیں۔(تریاق القلوب صفحہ نمبر25)

نوٹ: آج کس طرح قادیانی کی کتابیں مسلمانوں کو شربت کی طرح گھول کر پلادی گئی ہیں۔کہ دنیا بھر میں کہیں کوئی مسلمان جہاد کی بات کرے۔تو جواب میں کتابیں بولنے لگتی ہیں۔آج قادیانیوں والا کام کون کررہا ہے؟

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب (دامت برکاتہم) سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی، فرماتے ہیں کہ

خدارا امت مسلمہ کے حال پر رحم کھائیں اور ان کو غیر اعلانیہ قادیانی نہ بنائیں کہ یہ دنیا میں تو اپنے آپ کو مسلمان سمجھیں اور قیامت کے دن کافروں کے ایجنٹ... منکر جہاد... مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی صف میں کھڑے ہوں۔(شاہراہ تبلیغ، صفحہ نمبر196)

(حضرت مولانا انور شاہ کشمیری نوّر اللہ مرقدہ منکرینِ جہاد قادیانیوں کے بارے میں کیا فرما گئے)

تاریخ اسلام کا جس قدر میں نے مطالعہ کیا ہے۔اسلام میں 1400 سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں قادیانی فتنہ سے بڑا سنگین کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگائے گا۔اس کی جنت کا میں ضامن ہوں۔(چراغ ہدایت 53)

قادیانی کا پیغام مریدوں کے نام

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ۔۔۔۔۔ کہ دیں میں حرام ہے یہ جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے ۔۔۔۔۔۔۔ دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے ۔۔۔۔۔۔۔ اسلئے جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد۔۔۔۔۔۔ منکر ہے وہ نبی کا جو رکھتا ہے یہ اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ نمبر39)

مولانا طارق جمیل کے جہاد کے بارے میں نظریات

موجودہ دور میں چونکہ مسلمانوں کے پاس جہاد کی طاقت واستعداد موجود نہیں۔لہذا اس دور میں مسلمانوں پر جہاد ساقط ہے۔کیونکہ طاقت کا دور کمزوری کے دور کیلئے دلیل نہیں بن سکتا۔طاقت واستعداد موجود نہ ہونے پر فرض عین ہونے کی صورت میں بھی جہاد ساقط ہوجاتا ہے۔

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر (نوّر اللہ مرقدہ) کا خط بنام طارق جمیل، صفحہ نمبر 15

(مولانا طارق جمیل) بدر احد خندق ہمارے لئے دلیل نہیں بن سکتا ہمیں اس بھنور سے نکلنے کیلئے بنی اسرائیل میں جانا پڑے گا۔انہوں نے کیا کیا؟ موسیٰؑ کے سامنے بچے ذبح ہو رہے تھے وہ کیوں نہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موضوع: کمزور ایمان والا مسلمان

استاد محترم امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب (نوّر اللہ مرقدہ) کو جب طارق جمیل کا یہ بیان سنایا گیا تو سن کر فرمایا کہ یہ شخص باطل فرقوں کا ایجنٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(کلمۃ الہادی صفحہ نمبر 33)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں

کہ حاجی عبدالوہاب کو چاہئے کہ جماعت سے پہلے وہ اس ناسور طارق جمیل کو نکال دے جو ایک نیا اسلام پیش کر رہا ہے۔

یہ بیانات اس ویب سائٹ پر سن بھی سکتے ہیں۔

sangeenfitna.blogspot.com

(القرآن) اے موسیٰؑ تو لڑ اور تیرا رب لڑے ہم تو لڑنے والے نہیں۔قوم موسیٰؑ نے تو یہ جواب دیا اور "مولانا محمد احمد بہاولپوری" کہتا ہے۔

موسیٰؑ کے پاس کونسی لڑنے والی فوج ہے اور کیا ہتھیار ہیں ان کے پاس؟ اللہ نے یہ نہیں کہا کہ بناؤ پارٹی کہا میں نمٹتا ہوں سب سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(بیان 17.11.1994 کراچی مدنی مسجد)

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور مولانا یوسفؒ کا مکالمہ

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولانا یوسف صاحب احمد علی لاہوریؒ سے آ کر ملے تو انہوں نے اپنے کام کے بارے میں کچھ بتایا تو مولانا احمد علی لاہوریؒ نے فرمایا کہ جب تمہیں اپنی بقا کیلئے دین کے دوسرے لوگوں کا فناء ضروری محسوس ہوگا تو یہ تمہارا گمراہی کی طرف پہلا قدم ہوگا۔

اسی طرح احمد علی لاہوریؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی جماعت کا یہ گمان ہو جائے کہ جو ہم کر رہے ہیں صرف وہ ہی دین کا کام ہے باقی نہیں تو اس وقت اس جماعت کا تنزل شروع ہو جاتا ہے۔بحوالہ: ماہنامہ خدام الدین

تبلیغی جماعت کے بارے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ صاحب کا سوال اور شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب کا جواب۔

حضرت مولانا فضل محمد صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مفتی شامزئی صاحب نے مجھ سے کہا کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے شکایت کی ہے۔ کہ آپ کی اور مولانا محمد عمر پالن پوری صاحب کے سوال و جواب کی کوئی کیسٹ چل رہی ہے۔ جس سے انتشار پیدا ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس کیسٹ کو بند کروا دیں تو میں نے مفتی شامزئی صاحبؒ کو جواب دیا کہ مفتی صاحب... یہ پالن پوری صاحب نے خلاف شریعت باتیں لاکھوں کے اجتماعات میں دنیا والوں کو سنانے کیلئے کی ہیں۔ اور اس کیسٹ والے بھی وہی باتیں سنا رہے ہیں جو انہوں نے کی ہیں۔ لیکن ان خلاف شریعت باتوں کا ہم نے جواب دیا ہے۔ یہ کیا انصاف کی بات ہے کہ وہ لاکھوں کے اجتماع میں خلاف شریعت باتیں کر کے لوگون کا ایمان خراب کریں تو اس پر کوئی بھی اعتراض نہیں کرتا اور نہ انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اور جب ہم ان خلاف شریعت باتوں کا جواب دیتے ہیں مسلمانوں کا ایمان بچانے کیلئے
تو کیا اس سے انتشار پیدا ہوتا ہے؟... یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔

نوٹ فرمائیں کہ کتنا بہترین اصلاحی جواب دیا ہے حضرت نے اور یہ ہی خلاف شریعت باتیں آج پوری دنیا میں جگہ جگہ لاکھوں کے اجتماع میں کی جاتی ہیں۔ کوئی نوٹس نہیں لیتا... اور انکا جواب دینے والوں کے اچھے اچھے لوگ دشمن بن جاتے ہیں کہ یہ آپ کیسی انتشار کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ خلاف شریعت باتیں اور ان کے جوابات آپ اس ویب سائٹ میں بھی سن سکتے ہیں۔ sangeenfitna.blogspot.com

(مولانا محمد عمر پالن پوری)

ہم لڑنے بھڑنے والے نہیں ہیں۔ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے (معاذ اللہ)۔ صحابہ اسلحہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے رکھا کرتے تھے ڈاکوؤں کا زمانہ تھا۔ ورنہ ہمیں ڈیفنس کی ضرورت ہی نہیں۔ ہماری ڈیفنس آسمانوں میں ہے اور اس کے اتروانے میں کوئی خرچہ بھی نہیں پڑتا۔ (بیان 17.11.1994 کراچی مدنی مسجد)

مولانا محمد عمر پالن پوری کی یہ خلاف شریعت باتیں جن کے جوابات حضرت مولانا فضل محمد صاحب نے دیئے ہیں۔

(مولانا سعد کاندھلوی) جہاد کی جگہ نقل وحرکت کی اصطلاح

صحابہ رمضان میں بھی اللہ کے راستہ میں نکلا کرتے تھے ضرورت پڑنے پر روزہ توڑ دیا کرتے تھے لیکن نقل وحرکت کو نہیں چھوڑا۔ آپ بھی اس دعوت کے کام میں روزہ توڑ سکتے ہیں۔ یہ تمام بیانات اس فیس بک میں موجود ہیں

(مولانا احسان) جب تک 8 شرائط پوری نہیں ہوتی آپ جہاد میں نہیں جاسکتے۔۔۔۔۔۔(سنگین فتنہ:ص 20)

(تبلیغی عالم) جو تبلیغی جماعت چھوڑ کر جہاد میں گیا اسکا کام شیطان نے کر دیا۔۔۔۔۔۔(سنگین فتنہ:ص 91)

(شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض الباری صاحب سے ایک تبلیغی کا سوال اور اسکا جواب)

جو حکم مکہ میں نہیں آیا میں اسے نہیں مانتا۔۔جواب: جس نے کافر کو دیکھنا ہو وہ اس تبلیغی کو دیکھ لے۔(سنگین فتنہ:19)

یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے آگ کے لباس کاٹے جاچکے ہیں۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے ان کے کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر تک کے حصے گل جائیں گے۔ اور انکی خبر لینے کیلئے لوہے کے ہتھوڑے ہونگے۔(الحج 19 تا 21)

عملاً جہاد کو منسوخ سمجھا جاتا ہے گویا کہ جہاد کوئی شرعی فریضہ ہی نہیں۔

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (دامت برکاتہم) ''یہ بات احقر کی فہم ناقص سے بالاتر ہے کہ تبلیغ میں نکلنے پر ہمیشہ صحابہ کرامؓ کے جہاد کے واقعات سے استدال کیا جاتا ہے۔ لیکن عملا جہاد کے بارے میں طرز عمل یہ ہے کہ گویا جہاد کوئی شرعی فریضہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسے عملاً منسوخ سمجھا جاتا ہے اور جہاد کی بعض اوقات مخالفت بھی کی جاتی ہے''

بحوالہ... فتاویٰ عثمانی... جلد اول صفحہ نمبر ۲۴۲

(عالم کبیر، حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی نوّر اللہ مرقدہ) فرما گئے

تبلیغ والے جہادی آیات کو توڑ مروڑ کر تبلیغ پر چسپاں کر رہے ہیں تو یہ قرآن میں تحریف ہے جو کہ صریح کفر ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(الدین النصیحہ، صفحہ نمبر 50)

(شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب) فرماتے ہیں۔

کفر کا فتویٰ لگانا مشکل ہے البتہ یہ اجتہادی اختلاف نہیں حق وباطل کا اختلاف ہے۔(تقریر ترمذی، جلد 2 صفحہ 207)

(حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی) فرماتے ہیں۔

اللہ تعالی کے صریح احکامات سے متنفر کرنا کفرنہیں تو کفر کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سنگین فتنہ،ص 37)

(مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نوّراللہ مرقدہ) یہ کھلا ہوا کفر ہے۔

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ٹھرالیا انہوں نے اپنے عالموں اور بزرگوں کو خدا اللہ کے سواء... (سورة التوبة 31)

علماء وعباد کو معبود بنانے کا الزام ان پر عائد کیا گیا ہے اگر چہ وہ صراحۃً ان کو اپنا رب نہ کہتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اطاعت مطلقہ جو خالصاً اللہ جل شانہ کا حق ہے اس حق کو ان کے حوالے کر دیا تھا کہ ہر حال میں ان کے کہنے کی پیروی کرتے تھے۔ اگر چہ ان کا قول اللہ اور رسول کے خلاف ہی کیوں نہ ہو تو ظاہر ہے کہ کسی کی ایسی اطاعت کرنا کہ اللہ ورسول کے فرمان کے خلاف بھی کہے تو اس کی اطاعت نہ چھوڑے یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی کو اپنا رب اور معبود کہے جو کھلا ہوا کفر ہے...آیت میں مسلمانوں کو مخاطب بنا کر یہود ونصاریٰ کے علماء ومشائخ کے ایسے حالات کا ذکر ہے جن کی وجہ سے عوام میں گمراہی پھیلی مسلمانوں کو مخاطب کرنے سے شاید اس طرف اشارہ ہے کہ اگر چہ یہ حالات یہود ونصاریٰ کے علماء ومشائخ کے بیان ہو رہے ہیں لیکن ان کو بھی اس سے متنبہ رہنا چاہئے کہ ان کے لیے ایسے حالات نہ ہو جائیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔معارف القرآن...جلد 4...صفحہ نمبر 365

حضرت مولانا محمد عزیز (دامت برکاتہم) سابق امام تبلیغی مرکز مدنی مسجد کراچی، فرماتے ہیں۔

ان تبلیغیوں کو اپنا سمجھ کر علماء خاموش ہیں ورنہ کفر کا فتویٰ کب کا دے دیا ہوتا۔ (سنگین فتنہ،صفحہ نمبر 51)

شیخ الحدیث حضرت مولانا الطاف الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں۔

ایک خطرناک انداز سے کفر کی آبیاری کر رہے ہیں...یہ اسلام کی خدمت ہے یا کفر کی۔

اب جہاد کی مخالفت جماعت کی شناخت بن گئی ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔(بحوالہ موجودہ تبلیغی جماعت حق صریح سے انحراف کی راہوں پر،صفحہ نمبر 21 ,48,25)

مناظر اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں۔

العیاذ باللہ کس قدر کفریہ کلمات زبانوں سے بکے جا رہے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو زہر کی گولیوں پر چینی لگا کر کھلائی جا رہی ہے۔اور ایمان کی محنت کی آڑ میں کفر کو مضبوط کیا جا رہا ہے اور دلوں میں نفاق کا بیج بویا جا رہا ہے۔

مناظر اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب کا تبلیغی جماعت کی نصرت کا واقعہ:

حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کینیا کے شہر نیوروبی میں ...تبلیغی جماعت کی نصرت کیلئے گیا...تو انہوں نے بجائے میری حوصلہ افزائی کے الٹا میری سرزنش شروع کر دی اور طرح طرح کے اعتراضات اور شبہات سے میری مہمان نوازی کی اور کہا کہ مولانا یہ کیسا جہاد ہے....کہ امریکہ سے کشمیر کی بھیک مانگ رہے ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**(جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ، صفحہ نمبر 219)**

دوسری جگہ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 180 پر لکھا ہے کہ لڑنا بھڑنا اور کافروں کو قتل کرنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ اعمال کے ٹھیک ہونے سے ہوتا ہے...اس لئے بس اعمال کی فکر کرو یہ لڑنا بھڑنا کافروں کو قتل کرنا چھوڑ دو بوسنیا، چیچنیا، فلسطین اور کشمیر میں اللہ کا عذاب آرہا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اچھے اعمال چھوڑ دیئے تھے جب ہمارے اعمال درست ہو جائیں گے۔تو ہمیں خود بخود حکومت بھی ملے گی اور عزت بھی؟

جواب: العیاذ باللہ کس قدر کفریہ کلمات زبانوں سے بکے جا رہے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو زھر کی گولیوں پر چینی لگا کر کھلائی جا رہی ہے۔اور ایمان کی محنت کی آڑ میں کفر کو مضبوط کیا جا رہا ہے اور دلوں میں نفاق کا بیج بویا جا رہا ہے۔

نوٹ: اسطرح کے سینکڑوں اعتراضات اور انکے تاریخی جوابات سے یہ کتاب بھری ہوئی ہے....ضرور مطالعہ فرمائیں۔

جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرنا منافقت کے بغیر ممکن نہیں۔

(حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مصنف انکشاف حقیقت)

میں حیران ہوں کہ ان میں بڑا مجرم کون ہے؟ وہ جو علی الاعلان جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرتا ہے یا وہ ''شیخ الاسلام'' علی الاعلان مخالفت کا علم رکھنے کے باوجود انکی تعریف کرتے ہیں؟ اور اپنے دارالعلوم سے فارغ

ہونے والے علماء کرام کو اس دین دشمن جماعت میں بھیجنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ بات تو یقینی ہے، ہی کہ جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرنا منافقت کے بغیر ممکن نہیں۔اب ان میں کون بڑا منافق ہے یہ غور طلب معاملہ ہے۔

سوال :۔کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدارس اور جامعات کے وہ مہتمم حضرات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور گرفت سے بچ جائینگے۔ جو مہتمم حضرات اور اساتذہ کرام اپنے جامعہ کے نئے فارغ تحصیل علماء کرام اور زیر تعلیم طلبہ کی اپنی لاعلمی یا چندہ کے لالچ میں ایک دین دشمن جماعت میں چلے لگانے کی ترغیب دیتے ہیں۔کیا یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے اس صریح فرمان

ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان و اتقو اللہ ان اللہ شدید العقاب

کی خلاف ورزی نہیں کرتے ؟

کیونکہ اس نام نہاد ’’تبلیغی جماعت‘‘ کے بعض دین دشمن کرتوت سے تو ہر باشعور عالم باخبر ہے۔مثلاً جہاد وقتال مع الکفار کے نہ صرف تارک ہیں۔ بلکہ اس اہم اسلامی فریضہ کے خلاف باقاعدہ ذہن سازی کرتے ہیں۔ لاکھوں نوجوانوں کو جہاد اور مجاہدین سے متنفر کر دیا جہاد کے خلاف جو کام قادیانی اور سرسید نہ کر سکے وہ کارنامہ اس دین دشمن جماعت نے سرانجام دیا۔اس جماعت کے بڑے مقرر، علی الاعلان سالانہ نمائشی اجتماع میں جہاد اور مجاہدین کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔اس نام نہاد تبلیغی جماعت کا یہ جرم ہی دین دشمنی کی اٹل دلیل ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ابوالفضل عبدالرحمٰن فاضل دارالعلوم کراچی مصنف انکشاف حقیقت (سنگین فتنہ: ص49)

نہ تیرا خدا کوئی اور ہے نہ میرا خدا کوئی اور ہے

یہ جو راستے ہیں جدا جدا یہ معاملہ کوئی اور ہے۔

(حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل احمد پور شرقیہ) فرماتے ہیں

حکم اور سنت میں کامیابی کا کہنے والوں نے سب سے پہلے حکم وسنت جہاد کی مخالفت کی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(اصلاح خلق کا الٰہی نظام، ص33)

تبلیغی جماعت والے غصہ ختم کر دیتے ہیں اگر انڈیا نے حملہ کر دیا تو پھر یہ کیا کریں گے۔؟ مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ

(راقم کی موجودگی میں) فرمایا کہ تبلیغی جماعت والوں کے ساتھ رہ کر ایک بات کا خیال رکھنا کہ یہ لوگ غصہ ختم کر

دیتے ہیں اور غصہ ختم کرنے کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے قرآن وحدیث میں کہیں نہیں فرمایا اور اگر ہماری اسلامی افواج اور مسلمان قوم میں غصہ ختم ہو گیا۔ اور انڈیا نے حملہ کر دیا اور ہندو فوجی ہماری بہنوں، بیٹیوں کو اٹھا اٹھا کر لے جانے لگے تو ایسے لوگ پھر کیا کرینگے۔

جن کے اندر غصہ نہیں ہوگا تو یہ ان کافروں کی منتیں کرینگے۔ اور کہیں گے کہ اے بھائیو، دوستو چھوڑ دو نا ہماری بہنوں کو ورنہ اللہ ناراض ہو جائے گا۔ چھوڑ دو ہماری بیٹیوں کو ورنہ اللہ تمھیں جہنم میں ڈالے گا۔ اسطرح کی باتیں کریں گے اور ساتھ ساتھ انکی منتیں بھی کریں گے۔ کیونکہ غصہ تو ان تبلیغی جماعت والوں نے ان کے اندر سے ختم کر دیا ہوگا۔

نوٹ: دنیا بھر کی اسلامی افواج اور مسلمان قوم کیلئے لمحہ فکر، کیا اسی کام کیلئے کافروں نے اپنے ملکوں میں ان کو کھلے عام کام کی اجازت دے رکھی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے بھی جو اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔

(شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب)

جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں...

جہاد کے خلاف.... ایک تبلیغی بزرگ کا خط میرے پاس ہے جو پڑھنا چاہے پڑھ لے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تقریر ترمذی: ج 2 ص 210) (سنگین فتنہ صفحہ نمبر 17)

جب مرکز نظام الدین والے اصلاح ہی نہیں چاہتے۔ ابرہیم یوسف باوا تبلیغی...(خادم: امدادیہ دار التبلیغ برطانیہ)

ہم گزشتہ 5 سال سے قارئین کی خدمت میں آپ کے خطوط و تاثرات کے نام سے ماہنامہ پیش کر رہے ہیں۔ جو ماشاء اللہ علماء اور اہل علم میں بڑا مقبول ہوا اور کوئی 1000 علماء نے نہ صرف یہ کہ اسکی بھرپور تائید اور پسندیدگی کا اظہار کیا انہوں نے یہ ارادہ بھی کیا کہ جب مرکز نظام الدین والے اس کام میں ہونے والی خرابیوں و برائیوں اور غلو تشدد کی اصلاح نہیں کرتے بلکہ اصلاح ہی نہیں چاہتے تو اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہر جگہ کے علماء اپنے اپنے مقامات پر "امدادیہ دار التبلیغ" قائم کر کے یہ کام کریں۔

(تبلیغی جدوجہد جلد 6 صفحہ نمبر 1...جنوری۔ فروری۔ مارچ 2004...شمارہ نمبر 1)

اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 35 پر حضرت مولانا صدر الدین مدظلہ..بعد دعا سلام لکھتے ہیں...

بلاشبہ تبلیغی کام اپنی جگہ ایک نیک اور اچھا کام ہے بشرطیکہ علماءِ حق کی نگرانی وسرپرستی میں ہو ورنہ فتنہ ہے۔

جماعت کا امیر اور بیان وتعلیم کرنے والا جاہل ہو اور کچھ کا کچھ بولتا ہو تو ایسی تبلیغ سے بجائے فائدہ کے نقصان ہی نقصان ہے۔آج کی تبلیغ میں تبلیغ کا ڈھانچہ رہ گیا ہے۔روح نکل چکی ہے اس لئے کہ ہر جگہ تنقیدیں اور شکایتیں سننے میں آتی ہیں۔اگر اس پر جلد قابو نہ پایا گیا تو اللہ ہی جانے کتنے لوگ گمراہ ہونگے۔

تم ایک آیت کا ترجمہ صحیح کرو پھر اسرائیل میں تبلیغ کا کام کرکے بتاؤ۔

دارالعلوم دیوبند، دارالافتاء کے مفتی محمد حنیف صاحب فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک تبلیغی آیا اور کہنے لگا کہ مولانا ہماری حکمت عملی دیکھیں کہ ہم تو اسرائیل کے اندر بھی کام کررہے ہیں، تم مدرسے والے بھی کام کرکے دکھاؤ۔تو میں نے کہا کہ تم تبلیغ کے بارے میں جتنی بھی آیات قرآن کریم کی دنیا بھر میں پڑھتے ہوؤں میں سے ایک آیت کا صحیح ترجمہ کرو پوری دنیا میں کہیں بھی اور پھر مجھے اسرائیل کے اندر کام کرکے بتاؤ۔تم تو قرآن حکیم کی ہر ہر آیت کا ترجمہ غلط کرتے ہو۔اسی لیے تو اسلام کے بدترین دشمن، اسرائیل میں یہودی، امریکہ میں عیسائی اپنے عبادت خانے تمہیں دعوت وتبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت سیکھنے سکھانے کیلیئے مرکز بنا کر دیتے ہیں کبھی تم نے سوچا بھی ہے۔

”بھی“ والی آیات کے ساتھ ”ہی“ لگا کر کس طرح مسلمانوں کو قرآنی احکامات کا منکر بنایا جاتا ہے۔وہ الفاظ جاننے کیلیئے پہلے (”ہی“ اور ”بھی“) میں فرق ضرور سمجھ لیں۔

(۱) نماز میں ہم پڑھتے ہیں کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔اگر بھی پڑھتے تو اسکا مطلب ہوتا کہ اور بھی خدا ہیں مگر ہی نے بھی کی خود بخود جڑ کاٹ دی۔مشرکین مکہ کے ساتھ جھگڑا بھی اور ہی کا تھا ان کا عقیدہ تھا کہ تین سو ساٹھ بھی خدا ہیں اور اسلام کی دعوت تھی اور ہے کہ خدا ایک ہی ہے (ہی اور بھی) میں دوسرا فرق) اسی طرح بیوی اگر خاوند سے کہے کہ تو بھی میرا خاوند ہے تو ایک کی نفی خود بخود ہو جائے گی کہ کچھ اور بھی خاوند بنا رکھے ہیں جو یہ کہتی ہے کہ تو بھی میرا خاوند ہے۔بیوی کا ”بھی“ کہنا بہتر ہے یا ”ہی“ کہنا بہتر ہے؟

اس طرح کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی خود بخود نفی کردیتے ہیں۔مثال: ایک آدمی کے 10 بیٹے ہوں اسے کوئی کہے کہ تیرے 5 بیٹے ہی حلالی ہیں بس آگے اس نے کچھ نہیں کہا لیکن 5 کی خود بخود نفی ہو جائے گی

کہ یہ حلالی نہیں۔

محترم برادران اسلام: اسی طرح اللہ کے راستے میں فی سبیل اللہ کا لفظ قرآن کریم میں تقریباً 67 مرتبہ آیا ہے۔ جس میں جہاد فی سبیل اللہ، قتال فی سبیل للہ، مجاہدین فی سبیل اللہ، ہجرت فی سبیل اللہ اور بھی بہت سے کام بتائے ہیں۔ فی سبیل للہ کی احادیث مبارکہ میں اگر کوئی مسلمان یہ دعوت دے کہ اللہ کا راستہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہی ہے۔ اور کوئی نہیں تو باقی تمام آیات کی خود بخود نفی ہو جائے گی اور قرآنی آیات کے انکار کرنے والے کو کیا کہا جائے گا۔ منکرِ قرآن اور، منکرِ قرآن کو کیا کہا جاتا ہے۔ (کافر) تو آج کے داعی ''بھی'' کی جگہ ''ہی'' لگانے والے کافروں کو مسلمان کر رہے ہیں یا مسلمانوں کو غیر اعلانیہ کافر بنا رہے ہیں۔ اور جن کے ذہن میں ہی بیٹھ جاتا ہے پھر وہ تمام اللہ کے راستوں کا خود بخود انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کا راستہ صرف یہ ہی ہے اور کوئی نہیں اس طرح خود بخود جہاد و قتال اور مقصد آمد نبی ﷺ اور دوسرے تمام احکامات کا انکار ہو جاتا ہے۔ پھر کہتے ہیں ہم جہاد کے منکر تو نہیں اس طرح نبی ﷺ کے آنے کے مقاصد قرآن کریم نے بے شمار بتائے ہیں جن میں۔ غلبہ اسلام بھی، بشارت سنانا بھی، ڈرانا بھی، دین پہنچانا بھی...اور بہت سے کام بھی اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں...اب اگر کوئی داعی یہ دعوت دے کہ نبی ﷺ کے آنے کا مقصد دین پھیلانا ہی ہے اور کوئی کام نہیں ہے تو اس طرح غلبہ اسلام اور باقی تمام آیات کی خود بخود نفی ہو جائے گی۔ اور یہ دعوت...انکارِ قرآن کی دعوت ہو گی یا نہیں؟ اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ایک داعی کہتا ہے کہ صرف اور صرف نفس اور شیطان ہی ہمارے دشمن ہیں اور کوئی دشمن نہیں تو قرآن کے بتائے ہوئے دشمن 'کافر' کا خود بخود انکار ہو جائے گا۔ اسی طرح بے شمار آیات کا جگہ جگہ انکار اس انداز میں کرنے سے ہم کافروں کو مسلمان بنا رہے ہیں یا مسلمانوں کو منکر قرآن بنا کر کافر بنا رہے ہیں جسکی وجہ سے ایسے لوگوں کو امریکہ بھی پسند کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسرائیلی یہودی بھی انکو دعوتی کام کیلئے اپنے ملک میں مرکز بنا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک غلط نمبر ملانے سے کال کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے اور قرآن کے بارے میں غلط بیانی سے اُمت جنت کی طرف جائیگی یا جہنم کی طرف؟

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے...ایک نقطے نے محرم سے مجرم بنا دیا

حجاج بن یوسف سے یہودیوں کے عالموں نے آکر کہا کہ (جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور خضر علیہ السلام

کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ جوان کی قوم کے لئے ایک گالی بن گیا)۔ کہ آپ نے قرآن کریم پر اعراب لگائے ہیں۔ لہذا۔ اَبَوُ۔۔۔ کو۔۔۔ اَتَوُ۔۔۔ کر دیں۔ (کیونکہ اَتوُ سے بنتا ہے کھانا کھلایا تھا اور اَبوُ سے بنتا ہے کہ کھانا نہیں کھلایا تھا) تو حجاج بن یوسف نے جواب دیا کہ آپ لوگ اندر تشریف لائیں میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں بلاتا ہوں پھر اس نے جلاد کو بلایا اور کہا کہ ان کو بلا بلا کر ایک ایک کی گردن اُڑا دو کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کھانا انہوں نے نہیں کھلایا اور یہ مجھ سے قرآن کریم میں تبدیلی کروا کے کہلوانا چاہتے ہیں کہ کھانا کھلایا تھا۔ لہٰذا یہ لوگ میرا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے کروانا چاہتے ہیں۔ افسوس کہ اُمت کا ظالم حجاج بن یوسف تو قرآن کریم میں "ب" کی جگہ "ت" کرنے کو تیار نہیں کہ اس سے انکارِ قرآن ہوجائے گا اور آج کے بزرگ قرآن کریم کی ہر ہر آیات کا ترجمہ ہی بدل دیتے ہیں تو اُمت کا انجام کیا ہوگا؟ اس طرح یہ امت عامل قرآن بنے گی یا تارک قرآن بنے گی؟

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر۔۔۔۔۔۔۔ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

فاتح بیت المقدس حضرت صلاح الدین ایوبی کی جہادی یلغار کے سامنے جب دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں اتحادی بن کر بھی بند نہ باندھ سکیں تو انکے ایک کمانڈر نے کہا کہ ہم نے یہ مہم اس روز شروع کر دی تھی کہ جس روز صلاح الدین ایوبی نے ہمیں بحر روم میں شکست دی تھی کہ

ہم کھلی تخریب کاری کے قائل نہیں ہم ذہنوں میں تخریب کاری کیا کرتے ہیں۔ عیسائی کمانڈر

ہمارے پاس دولت ہے جس کے زور پر ہم مسلمان مولوی تیار کر کے مصر کی مسجدوں میں بیٹھا سکتے ہیں ہمارے پاس ایسے عیسائی عالم بھی موجود ہیں جو اسلام اور قرآن سے بڑی اچھی طرح واقف ہیں انہیں ہم مسلمان اماموں کے روپ میں استعمال کریں گے (داستان ایمان فروشوں کی۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 162/163)

اسی طرح ایک عیسائی عالم امام مسجد بن کر مسلمانوں کے روپ میں اپنے ہم رازداروں سے کہہ رہا تھا کہ ہاتھوں میں قرآن رکھ کر بات کرو گے تو یہ لوگ احمقانہ باتوں کے بھی قائل ہوجاتے ہیں اور جھوٹ کو بھی سچ مان لیتے ہیں میرا تجربہ کامیاب ہے۔ میں یہاں اپنے جیسا ایک گروہ پیدا کرلوں گا جو ممبروں پر بیٹھ کر قرآن ہاتھوں میں لیکر ان لوگوں کے جذبہ جہاد اور کردار کو قتل کر دیگا (داستان ایمان فروشوں کی۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 191)

نوٹ: کل تک جو کام کافر مسلمانوں کے روپ میں کیا کرتے تھے یعنی جہادی احکامات سے مسلمانوں کو متنفر

کرنا آج وہی کام بڑے بڑے مدرسوں کی مسجدوں میں بیٹھ کر اکابر علماء کرام کی سرپرستی میں بڑے ہی اجر وثواب کا کام بتا کر جہادی احکامات کے خلاف پروپیگنڈہ کون لوگ کر رہے ہیں؟(سنگین فتنہ صفحہ نمبر **46**)

یہ راز بھی اب کوئی راز نہیں....سب اہل گلستاں جان گئے

ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے....انجام گلستاں کیا ہوگا

ایک ہی شکاری بزرگ کافی تھا ایماں کی تباہی کیلئے

ہر مسجد میں بزرگ بیٹھے ہیں انجام مسلماں کیا ہوگا

مخالفت قرآن اور نبی ﷺ پر الزامات دعوت کے نام سے

ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن؟

جس طرح نماز اللہ تعالیٰ کا حکم ہے قرآن کریم میں اسکا انکار قرآن کا انکار ہے...اسی طرح جہاد بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے قرآن کریم میں اسکا انکار بھی قرآن ہی کا انکار ہے۔

مگر بعض لوگ بات بات پر یہ کہتے ہیں کہ

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے۔

تو بدر سے تبوک تک لڑنے والے ہم مسلمانوں کے نبی تھے۔تم کافروں کے ہمدردوں کے نہیں۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی نے کبھی اقدامی جہاد نہیں کیا۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی نے کبھی طاقت استعمال نہیں کی۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی نے کبھی بدلہ نہیں لیا۔

نوٹ فرمائیں...کہ جن جن کاموں کا اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے اور نبی اکرم ﷺ اسپر عمل بھی کر رہے ہیں اور یہ لوگ انکے بارے میں یہ دعوت پھیلا رہے ہیں کہ ہمارے نبی نے کبھی بھی یہ یہ کام نہیں کیئے ہیں ایسی باتیں پھیلانے کے مقاصد کیا ہیں۔کہ یہ باتیں ساری کی ساری غلام احمد قادیانی کی ہیں کہ نہ تو وہ کافروں سے لڑنے والا نہ اقدامی جہاد کرنے والا نہ دفاعی جہاد کرنے والا نہ طاقت استعمال کرنے والا نہ بددعا دینے والا نہ سختی کرنے

والا اور نہ ہی کافروں سے بدلہ لینے کا درس دینے والا تھا۔

یہ کافروں کا ایجنٹ سارے کام کیسے کریگا کہ جو کہتا ہے کہ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال کہ دین میں حرام ہے یہ جنگ اور قتال یہ منکرین جہاد غلام احمد قادیانی کی طرح خود تو اللہ تعالیٰ کے ان جہادی احکامات پر عمل کرتے نہیں ۔اور الزام ہمارے جہادی نبی ﷺ پر لگاتے ہیں کہ ہمارے نبی بدلہ لینے والے نہیں تھے۔لڑنے والے نہیں تھے ۔بدعاء دینے والے نہیں تھے سختی کرنے والے نہیں تھے۔خود تو اپنے آپ کو بدلتے نہیں نبی بدل دیتے ہیں۔ختم نبوت کے حضرات ان باتوں پر خاص طور پر توجہ فرمائیں جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور نبی ﷺ نے ان احکامات پر عمل کیا اور یہ منکرین جہاد کہتے ہیں کہ ہمارے نبی نے یہ کام کیئے ہی نہیں ۔(معاذ اللہ)

یہ باتیں نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہیں کہ نہیں۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی بد دعاء تک نہیں دی کبھی کسی کافر کو بھی۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی کی محنت سے صحابہ کافروں کیلیئے بڑے ہی نرم دل بن گئے تھے۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ایک ایک کافر جو بھی جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں پوری امت سے پوچھ ہوگی کہ اسکو دعوت کیوں نہ دی کہ یہ بے چارہ جہنم میں چلا گیا۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن جن کافروں کو ماریں گے تو وہ بے چارے جہنم میں چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کو کافروں کو مار مار کر جہنم میں ڈالنے کیلیئے نہیں بھیجا بلکہ جہنم سے نکال کر جنت کی طرف لانے کیلیئے بھیجا ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن کیا تم نے جہاد کا مطلب لڑنا ہی سمجھ لیا ہے۔جہاد کا مطلب تو دین کیلیئے جدو جہد کرنا ہے۔اور وہ ہم بڑا جہاد کر رہے ہیں۔کیونکہ ایک غزوہ سے حضور ﷺ واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آرہے ہیں۔یعنی نفس کا جہاد لڑنے والے جہاد سے بڑا جہاد ہے۔(معاذ اللہ)

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن جتنا دین کو ہمارے بڑے بہتر سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا جیسا وہ کہیں گے ہم وہ ہی کریں گے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ دین کی محنت سب سے بڑی اعلی محنت ہے جو ہم کر رہے ہیں اسمیں ثواب

کروڑوں کا ملتا ہے جبکہ جہاد میں ثواب تو صرف ایک ہی شہید کا ملتا ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو لیکن لڑنے سے تو فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن اللہ جب چاہے گا اپنے دشمنوں کو اپنی قدرت سے عذاب دیگا ہمیں اسکے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن جہاد کا مقصد تو کلمہ بلند کرنا ہے اور وہ ہم گلی گلی کررہے ہیں۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن آجکل صحابہ کرام جیسا جہاد نہیں ہم اسلئے جہاد نہیں کرتے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن پہلے 313 تو تیار ہو جائیں پھر جہاد میں جائینگے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن ان مسلمانوں پر اللہ کا عذاب آیا ہے جن کافر پر ظلم کرتے ہیں۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن پہلے یہ مجاہدین خود جا کر کافروں کو چھیڑتے ہیں پھر وہ آکر مسلمانوں کو ماتے ہیں۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو جہاد میں لے کے جاتے ہیں یہ کونسا جہاد ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ چندے کر کے جہاد کو بدنام کرتے ہیں ہم اسلئے نہیں جاتے جہاد میں

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ کافروں کو دعوت دینے سے پہلے ہی مارتے ہیں یہ کونسا جہاد ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن آج جو کافر مسلمانوں کو ماررہے ہیں یہ انکے گناہوں کی سزا ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ جہاد نہیں یہ تو صرف زمین، تیل، ڈالروں، اور امریکہ روس کی جنگ ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ سب ایجنسیوں کا کھیل ہے جہاد نہیں۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ مسلمان مسلمان آپس میں لڑرہے ہین یہ کون سا جہاد ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن ہمارے اعمال درست ہو جائیں تو پھر جہاد کی ضرورت ہی نہ رہے گی کافر ہمارے اعمال دیکھ دیکھ کر ہی مسلمان ہو جائیں گے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن جہاد سے پہلے ایمان بنانا پڑتا ہے۔

اور یہ کام ہم نے ڈرتے ڈرتے کرنا ہے اور کرتے کرتے مرنا ہے۔ (پھر قبر میں جا کر ابوجہل سے جہاد کرنا ہے)

نوٹ: اس طرح لاکھوں باتیں جہاد کے خلاف کر کے بھی کہتے ہیں کہ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن اگر مگر کی ان

باتوں سے دین اسلام اور امت مسلمہ کو جو نقصان ہو رہا ہے۔ یہ وہ لوگ جانتے ہیں جو لوگ عملی طور پر دشمنان اسلام سے محاذوں پر برسرِ پیکار ہیں۔

افغانستان میں ایک تبلیغی اجتماع سے جتنا نقصان ہوا اتنا نقصان کافروں نے صدیوں میں نہیں پہنچایا۔

افغانستان کے مفتی عبدالطیف صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے مجاہدین کا برطانیہ، روس اور امریکہ سے لڑ کر اتنا نقصان نہیں ہوا۔

جتنا کہ ہمارے ملک میں جگہ جگہ تبلیغی اجتماعات سے نقصان پیدا ہوا ہے کہ ان لوگوں نے مسلمانوں کے دل و دماغ سے جہاد کا نقشہ ہی بدل دیا ہے کہ اب یہ لوگ کافروں کی خدمت ہی کو بڑا جہاد سمجھنے لگے ہیں۔ اور حملہ آور دشمنوں سے لڑنے کو برا سمجھنے لگے ہیں۔ یہ نقصان ہم صدیوں میں بھی پورا نہیں کر سکتے۔ اسی لئے تو نیٹو اتحادی امریکی دشمنان اسلام افغانستان میں جگہ جگہ تبلیغی اجتماع خود کراتے ہیں ان تبلیغیوں سے اور امریکی ان کی سیکورٹی کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے بیانات بھی ایف ایم کے ذریعے پورے افغانستان میں نشر کرتے ہیں۔

نوٹ: یہ ہی وجہ ہے کہ امریکا میں ان کو گرجے گھر اور اسرائیل میں جگہ جگہ مراکز یہودی بنا بنا کر دیتے ہیں جہاد کے خلاف ایسی باتیں سیکھنے سکھانے اور پھر دنیا میں انکو پھیلانے کیلئے

کیا وجہ ہے کہ نبی ﷺ تبلیغ کریں تو کافر پتھروں سے ماریں اور آج کے کافر تبلیغیوں کو انٹرنیشنل ویزے دیتے ہیں۔ کیا دین اسلام پھیلانے کیلئے یا دین اسلام اور امت مسلمہ کو بچانے والے فریضہ جہاد کو مٹانے کیلئے؟

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین...اس شخص کے بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہے اور اسکی مخالفت بھی کرتا ہے۔

اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا کلمہ بھی پڑھتا ہے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں بھی کرتا ہے۔

(1) قرآن میں پڑھتا ہے کہ....آپ کہہ دیجئے اے کافرو.............................(الکافرون 1)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ....کافر کو بھی کافر مت کہو

(2) قرآن میں پڑھتا ہے کہ....کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں.............................(النساء 101)

اور مخالفت قرآن میں کہتا ہے کہ....ہمارا صرف نفس اور شیطان ہی دشمن ہیں۔ اور کوئی دشمن نہیں۔

(3) قرآن میں پڑھتا ہے کہ...کافروں کی دلی خواہش ہے کہ تم اسلحہ اسباب سے غافل ہو جاؤ پھر تم پر حملہ کر دیں گے سب

ملکر..(انساء101)

اورمخالفت قرآن میں کہتا ہے کہ....اسلحہ اسباب سے کچھ نہیں ہوتا اسکا خیال ہی دل سے نکال دو۔

(4) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... مارو کافروں کی گردنوں پر..(الانفال12)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...کافروں کو مارنے سے تو وہ بچارے جہنم میں چلے جائیں گے۔

(5) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو قتل کرڈالو یہی ہے سزا کافروں کی...........(البقرہ 191)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو کلمہ والی گولی سے علاج کرو۔تاکہ وہ بھی جنت میں جائیں تم بھی۔

(6) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... اے نبی۔جہنمیوں (جہنم میں جانے والے کافروں) کے بارے میں آپ سے کچھ باز پرس نہیں ہوگی..(البقرہ 119)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...ایک ایک کافر جو بھی جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں پوری اُمت سے پوچھ ہوگی۔

(7) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... اے نبی کافروں اور منافقوں سے لڑو اوران پر سختی کرو..........................(التحریم 9)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...ہمارے نبی نے کبھی طاقت استعمال نہیں کی۔

(8) قرآن میں پڑھتا ہے کہ..محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھ والے سخت ہیں کافروں پر...(الفتح 28)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...ہمارے نبی کی محنت سے صحابہ کافروں کیلئے بڑے ہی نرم دل بن گئے تھے۔کہ راتوں کو ان کیلئے ہدایت کی دعائیں مانگتے اوردن کو ان پرمحنت کرتے تھے۔

(9) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... بدلہ لینا تم پر فرض کردیا ہے..(البقرہ 178)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...ہمارے نبی بدلہ لینے والے نہیں تھے۔

(10) قرآن میں پڑھتا ہے کہ...اے نبی آپ لڑیں اللہ کے راستے میں..(النساء 84)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے۔

(11) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... بہت سے نبی لڑے ہیں اللہ کے رستے میں..(ال عمران146)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ..لڑنا بھڑنا نبیوں کا کام نہیں۔

(12) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... لڑو اُن لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر نہ آخرت پر..........................(التوبہ 29)

اورقرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...ہمارے نبی نے کبھی اقدامی جہاد نہیں کیا۔

مخالفین قرآن...کافروں کے ہمدرد....منکرین جہاد...قادیانی کے ہم مشن کون؟

قرآن کے مطابق تبلیغ کرنے والے یا قرآن کی مخالفت میں تبلیغ کرنے والے؟

(13) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔لڑو اب اللہ ان (کافروں) کو تمھارے ہاتھوں سے عذاب دے گا۔(التوبہ 14)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اللہ جب چاہے گا کافروں کو اپنی قدرت سے عذاب دے گا ہمیں اُس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔

(14) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ اگر (تم جہاد کیلیئے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔۔۔۔(التوبہ 39)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اگر ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلیئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔

(15) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔(الانفال 2)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ایمان صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے سے ہی بڑھتا ہے۔اور کسی چیز سے نہیں بڑھتا (معاذاللہ یعنی قرآن سے نہیں)

(16) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔لڑنا تم پر فرض کردیا ہے اور وہ تمھیں ناگوار لگتا ہے ایک چیز جس کو تم ناپسند کرتے ہو اس میں خیر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(البقرہ 216)

نوٹ: اللہ تعالیٰ لڑنے والے کام میں خیر بتاتا ہے اور نادان نہ لڑنے میں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر لڑنا فرض فرمایا ہے جہاد نہیں فرمایا۔

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔کیا تم نے جہاد کا مطلب لڑنا ہی سمجھ لیا ہے جہاد کا مقصد تو دین کیلیئے جدوجہد کرنا ہے اور وہ ہم بڑا جہاد کررہے ہیں۔

(17) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔حکم ہوا ان لوگوں کو لڑنے کا جن سے کافر لڑتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(الحج 39)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔جب تک ہمارے بڑے اجازت نہیں دیں گے ہم نہیں لڑیں گے۔

(18) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔۔۔۔(ال عمران 32)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔جتنا دین کو بہتر ہمارے بڑے سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا جیسا وہ کہیں گے ہم وہی کریں گے

(19) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ برابر نہیں بیٹھنے والے اور لڑنے والے اللہ نے بلند کیا درجہ اور اجر عظیم اُن مجاہدین کا جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(النساء 95)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔یہ ہے سب سے اُونچا اور سب سے اعلیٰ دین کی محنت کا کام جو ہم کررہے ہیں اس میں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے اور اس کے مقابلے میں دین کے تمام کاموں کو جمع کریں جہاد کو بھی شامل کرکے تو اُن میں ثواب

قطرے کی طرح ملتا ہے۔

نوٹ: کیا بہترین امت کا لقب ہمیں قرآن کریم نے مسلمانوں کو نمازی بنا کر ذکر کرتے ہوئے قرآنی احکامات کیخلاف پروپیگنڈہ پھیلانے والی دعوت کے کام پر دیا ہے۔

(20) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... جنھوں نے روکا دوسروں کو اللہ کے رستے سے اُن کے اعمال تباہ ہوگئے......(محمد 1)
اللہ محبت کرتا ہے ان سے جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں ....(الصّف 4)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...اللہ 70 مرتبہ پہلے رحمت کی نظر سے جسے دیکھتا ہے اُسے ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے قبول کرتا ہے۔

(نوٹ: کیا اللہ تعالی قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کرنے والوں کو پہلے ستر مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر قبول کرتا ہے معاذ اللہ)

(21) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... وہی تو ہے (اللہ) جس نے بھیجا رسول دین حق کے ساتھ سچا دین دے کرتا کہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر خواہ مشرکوں کو بُرا کیوں نہ لگے...(التوبہ 33)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...اللہ نے نبی کو دنیا میں صرف اور صرف دعوت والا کام دے کر ہی بھیجا ہے۔اور کسی مقصد کیلئے نہیں بھیجا۔(یعنی غلبہ اسلام کیلئے نہیں بھیجا...معاذ اللہ...مخالفت قرآن کس انداز میں)

(22) قرآن میں پڑھتا ہے کہ...لڑو اُن سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی فتنہ اور دین ہو جائے سارا ایک اللہ کا....(البقرہ 193)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...لڑنے سے تو فتنے پیدا ہوتے ہیں دین تو دنیا میں صرف اسی دعوت کی محنت سے ہی آئے گا جو ہم کر رہے ہیں اور کسی محنت سے نہیں...(معاذ اللہ)

(23) قرآن میں پڑھتا ہے کہ... بلاشبہ اللہ نے خریدا ہے مسلمانوں کی جان اور مال کو اس قیمت پر کہ ان کیلئے جنت ہے۔ وہ لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں.قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اسپر وعدہ ہے...................(التوبہ 111)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ...اللہ نے ہماری جان و مال کو صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے ہی خریدا ہے اور کسی کام کیلئے نہیں خریدا۔(یعنی لڑنے کیلئے نہیں خریدا) معاذ اللہ

قرآنی فتویٰ :اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے رستے سے...(ہود 19-18)

سچے تبلیغی کون؟ قرآن وسنت کے مطابق تبلیغ کرنے والے علماء دین یا قرآن وسنت کے خلاف تبلیغ کرنے والے بے دین؟

قرآنی فتویٰ: جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جس کو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت

کرنے والے۔...(البقرہ 159)

القرآن: یہی لوگ ہیں کہ لعنت کی اللہ نے ان پر اور کر دیا ان کو بہرہ اور اندھی کر دیں ان کی آنکھیں۔کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں...(محمد 24)

باغباں جب چور ہو پھر کون رکھوالی کرے　　باغ ویراں کیوں نہ ہو مالی جو پامالی کرے

القرآن : ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں........................(الحجر 9)

القرآن: وارث الانبیاء علماء حق کے سمجھانے کے باوجود خلاف شریعت باتوں کی تبلیغ کرنے والے چھوٹوں اور بڑوں کا انجام قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ضعیف (چھوٹے اپنے بڑوں سے) متکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے (کہ دین کی جو راہ تم نے دکھائی ہم اُسی پر چلے) کیا تم اللہ کا عذاب ہم پر سے کچھ ہٹا سکتے ہو تو وہ کہیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت کرتے اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے۔کوئی جگہ ہماری رہائی کیلئے نہیں ہے..(ابراہیم 21)

القرآن: کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کیلئے جہنم کی آگ تیار ہے.......(التوبہ 63)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرنے والے اس شخص اور اسکی حمایت کرنے والے ان لوگوں کے بارے میں جو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر خیر کا غلبہ ہے۔اس شخص کی خلاف شریعت باتیں آپ اس ویب سائٹ پر بھی سن سکتے ہیں۔**sangeenfitna.blogspot.com**

نوٹ: حضرات! اس شخص نے پوری دنیا میں ایک عظیم کام کے نام سے بدترین سنگین فتنہ برپا کیا ہوا ہے۔اور پوری دنیا میں مسلمانوں کے عقائد و ایمان تباہ کر رہا ہے اگر آپ حضرات نے اس کی خلاف شریعت باتوں کے خلاف فتویٰ نہ دیا تو قرآنی احکامات کے خلاف اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے تعاون میں آپ بھی شریک ہونگے۔

سب سے بہتر جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔(حدیث نبوی ﷺ)

حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔(حدیث نبوی ﷺ)

نوٹ: فرمائیں کہ اچھے اچھے دینداروں کو دھوکہ دینے کیلئے آیت پڑھتے ہیں کہ (ترجمہ) میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف حکمت و بصیرت کے ساتھ...اور بصیرت انکی یہ ہے کہ قرآن مجید کی ہر آیت کا ترجمہ غلط پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے اسرائیل بھی ان پر مہربان ہے۔

قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کے نام سے پروپیگنڈا پھیلانے والا یہ دعوتی کام اللہ کے راستے میں ہے یا شیطان کے راستے میں؟

رہزن بھی ہیں وہ رہنمائی کے ساتھ ساتھ　　دیتے ہیں اپنی عقل سے حکم خدا میں دخل

کھلا رہے ہیں زہر بھی دوائی کے ساتھ ساتھ　　اچھائی کر رہے ہیں برائی کے ساتھ ساتھ

نوٹ: قرآنی احکامات میں سے صرف ایک آیت جہاد کے انکاری، باقی تمام نیک اعمال پر مسلمانوں کو لانے اور سارے کافروں کو مسلمان کرنے کے بھی یہ منکرین جہاد جنتی ہیں یا جہنمی؟

(کیا فرماتے ہیں علمائے دین) مندرجہ بالا قرآنی احکامات کے خلاف پھیلائی ہوئی باتیں۔ تفسیر بالرائے اور تحریف معنوی ہیں کہ نہیں؟ اگر ہیں تو شرعاً کیا حکم لگتا ہے انکے پھیلانے والوں کے بارے میں؟

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب (مصنف: انکشافِ حقیقت) فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی۔

تحریف یہودیوں کی خصلت ہے۔

تشریح: تحریف: کتب سابقہ تورات وغیرہ میں تحریف لفظی بھی ہوئی اور معنوی بھی اور اصل تحریف تو تحریف لفظی ہے کیونکہ تحریف کے معنی حروف اور لفظ کے بدل دینے کے ہیں۔ جس سے قرآن کریم محفوظ ہے لیکن تاویل فاسد کر کے معنی بدل دینا حکم بدل دینے کو بھی مجازاً تحریف کہتے ہیں۔ یہاں جس تحریف کا ذکر کیا گیا ہے وہی تحریف مراد ہے۔ قرآن کریم کے حکم کے خلاف عمل کرنا یا دعوت دینا قرآن کریم کے احکام کو چھپانا اور انکے برعکس عمل کرنا۔ پس جو شخص یا جماعت اس لعنتی دعوت کی مرتکب ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ہوگی تحریف اتنا بڑا جرم ہے کہ یہ یہودیوں کی خصلت ہے اور یہودی وہ قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ذلت اور مسکنت مسلط کر دی ہے۔ اور وہ ملعون قوم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنے مبارک احکام اور ہادی سُبل، خاتمِ رُسل حضرت محمد ﷺ کے نورانی طریقوں کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (سنگین فتنہ، ص 16)

تبلیغ اور تحریف علماء حق کی نظر میں

(تبلیغ) اے میرے رسول تبلیغ کر جو نازل کیا گیا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے....(المائدہ 67)

(تحریف) تحریف معنوی تاویلات فاسد کا نام ہے، یعنی سینہ زوری اور کھینچا تانی کر کے راہ مستقیم سے ہٹ کر آیت کو اس کے اصل معنی کے خلاف پر حمل کرنا۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (شرح فوز الکبیر صفحہ 55)

تبلیغ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والا نیک مبارک عظیم کام ہے کہ قرآنی احکامات کو بغیر کسی کمی یا زیادتی کے حق اور سچ کے ساتھ بیان کرنا۔

تحریف یہودیوں کی خصلت ہے کہ جنھوں نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ ردو بدل کیا جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ جو لوگ چھپاتے ہیں اسکو جسکو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے...(البقرہ 159)

تحریف یہودی کریں تو لعنتی اور تحریف مسلمان کریں تو کیا رحمت کے مستحق ہونگے؟

(تبلیغ) اسلام کی طرف دعوت دینا ہے اور تحریف کفر کی طرف دعوت دینا ہے۔

ہم داعی کس کے...تبلیغ کے یا تحریف کے..قرآن کریم سچ ہے تو اسکی دعوت کا پھیلانا بھی سچ ہی کی دعوت کا پھیلانا ہے اور تحریف کفر ہے تو اسکی دعوت کا پھیلانا بھی کفر ہی کی دعوت کا پھیلانا ہے۔ یہ دنیا بھر کے علماء کرام مخالف کس کے؟ تحریف کے یا تبلیغ کے۔

علماء کرام بات کرتے ہیں تحریف کے بارے میں اور ہم جواب دیتے ہیں تبلیغ کے بارے میں...

علماء کرام بات کرتے ہیں کچھ اور...ہم جواب دیتے ہیں کچھ اور.....

بغیر تحقیق کسی کے بارے میں حسن ظن کی وجہ سے رائے دینے والے لاکھوں انسان ایک طرف ہوں اور تحقیق کے بعد کسی کے بارے میں رائے دینے والے صرف دو عالم ایک طرف ہوں تو کس کی بات قبول کی جائے گی۔ بغیر تحقیق رائے دینے والوں کی یا تحقیق کے بعد رائے دینے والے علماء کرام کی؟

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جماعت کو لازم پکڑو (یعنی اہل علم) اللہ تعالیٰ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔ (معجم طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ نمبر 240)

کبھی ہم نے سوچا بھی ہے

کہ یہ گمراہی پر کبھی نہ اکٹھے ہونے والے دنیا بھر کے علماء کرام شیخ القرآن شیخ الحدیث اور شیخ الاسلام آج مخالف کس کے؟ تحریف کے... یا تبلیغ کے..؟ **تحریف کے داعی اور تبلیغ کے دشمن کون؟**

﴿دفاعِ تبلیغ﴾

فساد کے زمانہ میں لوگوں کی اصلاح کرنے والے سو سو مبارک باد کے مستحق...مرد مجاہد امام احمد بن حنبلؒ کے جانشین

عالمی تحریک تحفظ ایمان کے ہم مشن علماء حق کے نام

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ،

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا شبیر علی تھانویؒ

حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ حضرت مولانا مفتی رشید احمدؒ مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ،

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب (نوّر اللہ مرقدہ)

﴿علماء دیوبند﴾

حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ... مہتمم دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا عبد الرحیم شاہ دہلویؒ،

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب (دامت برکاتہم) استاذ دار العلوم دیوبند،

حضرت مولانا ارشاد احمدؒ استاذ دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی محمد حنیف دار العلوم دیوبند،

حضرت مولانا مفتی عبد المتین قدوائیؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، حضرت مولانا مفتی علی احسنؒ،

حضرت مولانا انظر شاہ قاسمی (دامت برکاتہم)

حضرت مولانا محمد فاروق اترانویؒ المظاہری، حضرت مولانا عرفان الحق المظاہری،

﴿اکابر علماء دیوبند پاکستان﴾

شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب (دامت برکاتہم) استاذ جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا نور الہدیٰ صاحب (دامت برکاتہم) مہتمم جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب (دامت برکاتہم) مہتمم جامعہ ربانیہ ناظم آباد کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عیسیٰ خان صاحب (دامت برکاتہم) فتاح العلوم نوشہرہ گوجرانوالہ،

حضرت مولانا قاضی عبد السلام نوشہروی (نوّر اللہ مرقدہ)،

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب (دامت برکاتہم) مہتمم جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی،

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب (دامت برکاتہم)،

مناظر اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب (دامت برکاتہم)،

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض الباری صاحب (دامت برکاتہم) مانسہرہ،

شیخ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ صاحب (دامت برکاتہم) جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ،

سابقہ امیر تبلیغی جماعت حضرت مولانا انعام الحسن (نوّر اللہ مرقدہ)، حضرت مولانا محمد طلحہ (دامت برکاتہم) بن محمد زکریاؒ،

حضرت مولانا ضیاء الحقؒ سابقہ امام تبلیغی مرکز مانسہرہ، حضرت مولانا محمد عزیز صاحب (دامت برکاتہم) سابقہ امام تبلیغی مرکز کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا الطاف الرحمٰن بنوی صاحب (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا محمد صالح صاحب (دامت برکاتہم)، حضرت مولانا سیف اللہ (دامت برکاتہم) مستونگ،

حضرت مولانا مفتی محمد اسمٰعیل صاحب (دامت برکاتہم) احمد پور شرقیہ،

حضرت مولانا عبد الحنان صاحب (دامت برکاتہم) منڈہ گچھا ہزارہ، حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا مفتی معصوم افغانی صاحب (دامت برکاتہم)، حضرت مولانا عبد الشکور ترمذی صاحب (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب (دامت برکاتہم) راولپنڈی، حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب (دامت برکاتہم)...مصنف...انکشاف حقیقت فاضل دار العلوم کورنگی کراچی،

حضرت مولانا عبد الغفار (دامت برکاتہم) غورغشتی، حضرت مولانا احتشام الحق (نوّر اللہ مرقدہ)،

اور عالمی تحریک تحفظ ایمان کے امیر محترم حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم

اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر علماء آتے گئے قافلہ بنتا گیا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جماعت کو لازم پکڑو (یعنی اہل علم) اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔ (معجم طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ نمبر 240)

نوٹ: علماء حق کے خلاف بین الاقوامی سازش...کہ یہ دین کا کام نہیں کرتے اور ہمارے ساتھ گلیوں میں نہیں گھومتے تاکہ یہ بھی ان کی طرح ہو جائیں اور قرآن وسنت کے مطابق مدرسوں میں لاکھوں طالب علموں کو تبلیغ کرنے والے اس عظیم کام کو چھوڑ کر انکی طرح بن جائیں۔

کہتے ہیں آپ کہ خیر کا غلبہ ہے جن کے بارے میں

کیا فرماتے ہیں یہ علماء حق ان 100 سے زائد کتابوں میں تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت پھیلانے والوں کے بارے میں

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام
1	الکلام البلیغ	مولانا فاروق اترانوی مظاہری (نوّر اللہ مرقدہ) 567 صفحات پر مشتمل کتاب
2	اُصول دعوت وتبلیغ	حضرت مولانا عبد الرحیم شاہ دہلوی (نوّر اللہ مرقدہ)

3	تبلیغی جماعت حق سے انحراف کی راہوں پر	حضرت مولانا الطاف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
4	دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت	مفتی سید عبدالشکور (ترمذی) (نوّراللہ مرقدہ)
5	غلو فی الدین	حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب دامت برکاتہم، شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند (صفحہ نمبر 19)
6	تحقیق فی سبیل اللہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 47)
7	توضیحات	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (جلد 7 صفحہ نمبر 290)
8	دعوتِ جہاد	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 41)
9	فتوحات شام	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم صفحہ نمبر (285)
10	فتوحات مصر	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 260)
11	محمد رسول اللہ ﷺ جنگ کے میدان میں	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 15)
12	مجاہد کی اذاں	حضرت مولانا مسعود ازھر صاحب دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 93)
13	آزادی مکمل یا ادھوری	حضرت مولانا مسعود ازھر صاحب دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 88)
14	جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ	مناظر اسلام، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب (دامت برکاتہم)
15	محاسبہ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
16	سوال رحمٰن سے۔۔ جواب قرآن سے	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
17	پیغامِ قرآن	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
18	ہم داعی کس کے؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم

19	دفاع تبلیغ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
20	اظہارِ حقیقت	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
21	شاہراہ تبلیغ	حضرت مولانا قاضی عبدالسلام نوشہروی (نوّراللہ مرقدہ)
22	علوم وافکار	حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ (صفحہ 199 تا 202)
23	مولانا سرفراز خان صفدر کا خط	طارق جمیل کے نام
24	مسلح جہاد کے بغیر تبلیغ ممکن نہیں	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نوراللہ مرقدہ)
25	وعظ: دینی جماعتیں	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب نوراللہ مرقدہ (صفحہ نمبر 53)
26	آپ کے مسائل اور انکا حل	حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ (جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 21)
27	تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ صاحب دامت برکاتہم جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ لاہور
28	علماءِ کراچی ومفتی تقی عثمانی صاحب کا خط	اکابر جماعت تبلیغ کے نام
29	کلمۃ الہادی	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عیسیٰ دامت برکاتہم، جامعہ فتاح العلوم گوجرانوالہ
30	تفسیر عثمانی	حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (صفحہ نمبر 52 حاشیہ نمبر 2)
31	تقریر ترمذی	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب، جلد 2 صفحہ نمبر 207، جلد 2 صفحہ نمبر 210
32	قرآن اور تبلیغی جماعت	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم
33	انچاس کروڑ کا ثواب	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نوراللہ مرقدہ)
34	دجالی فتنوں کا حل	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
35	تبلیغی جماعت اور علماء دیوبند	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم سرگودھا

36	اسلام مغلوب اور مسلمان مظلوم کیوں؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
37	مدنی دعوت وتبلیغ کا نقشہ	حضرت مولانا محمد معصوم افغانی
38	فی سبیل اللہ	حضرت مولانا ضیاء الحقؒ سابق امام تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ
39	انکشاف حقیقت	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی،
40	دعوت حق	حضرت مولانا عبدالغفار غورغشی صاحب دامت برکاتہم
41	کشف الغطاء	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی
42	بندگی کی صراط مستقیم	حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب اپریل 1966 انڈیا
43	تسلسل ایمان فروشوں کا	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم، سرگودھا
44	کیا تبلیغی جماعت نہج رسالت پر کام کر رہی ہے ؟	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم
45	اصلاح خلق کا الٰہی نظام	حضرت مولانا مفتی محمد اسمٰعیل صاحب دامت برکاتہم، احمد پور شرقیہ
46	سیف المجاہدین	مولانا سیف اللہ بلوچستان مستونگ
47	سانحہ رائے ونڈ	مفتی عبدالرحمٰن جدہ سعودیہ عربیہ
48	سنگین فتنہ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم فاضل العلوم الافتاء جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی
49	فتاویٰ عثمانی	شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 242)
50	تبلیغی جماعت منافقین کا ٹولہ	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی
51	تعلیم الجہاد	حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب (دامت برکاتہم) (صفحہ نمبر 3)
52	دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کی تشریح	حضرت مولانا عرفان الحق مظاہری صاحب (دامت برکاتہم)

53	توضیح الکلام	حضرت مولانا عرفان الحق مظاہری صاحب (دامت برکاتہم)
54	الدین النّصیحه	حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب (دامت برکاتہم)
55	چونسٹھ کھمبے کے الہامی نبی	حضرت مولانا مفتی عبدالمتین قدوائی صاحب (دامت برکاتہم) فاضل دارالعلوم دیوبند
56	تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ	عبیدالرحمٰن محمدی صاحب
57	تبلیغی جماعت عقائد ،افکارونظریات کے آئینہ میں	ابوالوفاء محمد طارق خان صاحب
58	تبلیغی نصاب کا جائزہ قرآن وحدیث کی نظر میں	محمد منیر صاحب
59	تبلیغی جماعت علماء عرب کی نظر میں	محمد بن ناصر العرینی صاحب
60	جاہل اور نابالغ مقتداء	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
61	ابلیس کے قلی	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
62	گمراہ کن نظریات	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
63	دین کے داعی یا دین کے دشمن	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
64	بھیڑ کی شکل میں بھیڑیا	حضرت مولانا مولانا محمد صالح عاجز صاحب
65	جدید قادیانیت	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
66	تبلیغی جماعت کا تاریخی پس منظر بدعات اور کفریات	حضرت مولانا مولانا عبدالمتین قدوائی

67	مکتوب بنام مولانا سعد کاندھلوی	حضرت مولانا مفتی زیدی مظاہری صاحب دامت برکاتہم استاذ الحدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
68	فتح الجواد	حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب دامت برکاتہم
69	تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کی گمراہیوں تک پہنچانے والی باتیں	دار العلوم دیوبند کا مولانا سعد کی گمراہی پر فتویٰ
70	تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کی گمراہیوں تک پہنچانے والی باتیں	دار العلوم دیوبند کا مولانا سعد کی گمراہی پر دوسرا فتویٰ
71	عورتوں کی تبلیغی جماعت ناجائز	فتویٰ دار العلوم دیوبند
72	مروجہ تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت	حضرت مولانا فاروق اترانوی (نوّر اللہ مرقدہ)
73	کفایت المفتی	مفتی کفایت اللہ دہلوی (نوّر اللہ مرقدہ) جلد 2 صفحہ نمبر 112
74	بیان القرآن	حکیم الامت اشرف علی تھانوی (نوّر اللہ مرقدہ) صفحہ نمبر 128
75	معارف القرآن	مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع (نوّر اللہ مرقدہ) جلد 4 صفحہ نمبر 138
76	تبلیغی جماعت یا دیوبندیت کشی؟	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم)
77	خطبات الرشید	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نوّر اللہ مرقدہ)
78	دعوت و تبلیغ کا مدنی نقشہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم
79	علماء کی بددعا جماعت	شیخ الحدیث حضرت مولانا شیر علی شاہ (نوّر اللہ مرقدہ)
80	گشتی بدعت	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
81	دجالی فتنوں سے بچاؤ	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب

82	ابلیس بزرگوں کی شکل میں	مفتی احسن علی حیدر آبادی صاحب
83	تبلیغی جماعت اپنے گھر میں	
84	تحریف کے داعی اور تبلیغ کے دشمن کون؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
85	تبلیغی جماعت قادیانیوں کے راستہ پر	مفتی احسن علی حیدر آبادی صاحب
86	گستاخ طارق جمیل	مفتی احسن علی حیدر آبادی صاحب
87	گستاخ جنید جمشید فرار	مفتی احسن علی حیدر آبادی صاحب
88	تبلیغ جماعت کے علماء پر مظالم	مولانا عبدالحنان صاحب، منڈہ گچھہ ہزارہ
89	تبلیغ کی ابتداء اور بنیادی اصول	منشی عیسیٰ (صفحہ نمبر 13,14)
90	مسٹر بہاول پوری کی گمراہ کن تقریر	مولانا زاہد الراشدی، روزنامہ اسلام 13 نومبر 2007
91	طارق جمیل کی بیوی طلاق	ماہنامہ الاحسن (گلشن اقبال) صفحہ نمبر 4 زی القعدہ ذی الحجہ 1433ھ
92	پہلی جنگ آزادی 1857ء کی	میاں محمد شفیع (صفحہ 300) موضوع انگریز کے خادم، مرزا الٰہی بخش (غدار ملت) جسکو الیاسی دینی دعوت میں بہت بڑا بزرگ بتایا گیا ہے۔
93	منتشر مضامین	بریگیڈئیر طارق محمود چکوال
94	نقش حیات	حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ (صفحہ نمبر 5,4)
95	راہ اعتدال	مولانا عبدالقیوم راج کوٹی
96	تاریخ دمشق لابن عساکر	جلد 14 صفحہ نمبر 9 (حضرت امام مالکؒ سنت کشتی نوح کی طرح ہے)
97	مکتوبات	صفحہ نمبر 37 (مولانا الیاس: یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے)
98	سنگین فتنہ کون؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم

99	ماہنامہ خدام الدین	احمد علی لاہوریؒ
100	علمائے دیوبند اور مروجہ تبلیغی جماعت	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم) (امیر محترم عالمی تحریک تحفظ ایمان)
101	تبلیغی جدوجہد	ابراہیم یوسف باوا تبلیغی (خادم: امدادیہ دار التبلیغ، برطانیہ)
102	سیف الابرار علی اُنوفِ الاشرار	سید احمد علی شاہ نقشبندی (فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور)
103	میڈان رائیونڈ	عبدالمعز جمل صاحب (دامت برکاتہم)
104	تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی	شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، مفتی سعید احمد پالنپوری صاحب (دامت برکاتہم) "جلد 7 صفحہ نمبر 105"

نوٹ: یہ تمام حوالہ جات 100 سے زائد کتابوں میں سے کچھ حوالے کتاب " سنگین فتنہ " میں موجود ہیں اور اسکے علاوہ اکابرین تبلیغ جماعت کے امیر مولانا سعد، مولانا طارق جمیل، مولانا محمد احمد بہاولپوری اور مولانا محمد عمر پالن پوری کے خلاف شریعت بیانات اور علماء حق شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب،
شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب، مناظر اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب، حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب اور حضرت مولانا انظر شاہ قاسمی صاحب کے تاریخی جوابات کی ریکارڈنگ اور 7 مئی 2015 کو تبلیغی جماعت کے خلاف پرتاب گڑھ انڈیا میں جلسہ جس میں بے شمار علماء کرام کے بیانات کی ریکارڈنگ فیس بک آئی ڈی " سنگین فتنہ " میں ضرور سنیں۔

کتاب سنگین فتنہ اور بہت سی کتابیں اس ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

www.facebook.com/sangeenfitna

sangeenfitna.blogspot.com

حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔(حدیث نبوی ﷺ)

گونگا شیطان کیوں کہا گیا ہے کہ کسی دینی مجلس میں قرآن کریم کے خلاف بات ہو رہی ہو اور یہ عالم اور مفتی ہو کر بھی اس وقت قرآن کریم کا دفاع نہ کرے اور نہ ہی اس مجلس سے اٹھ کر جائے تو ہر ہر آدمی یہی سمجھتا ہے کہ یہ قرآن کریم کے خلاف بات نہیں ہو رہی، اگر یہ بات قرآن کریم کے خلاف ہوتی تو اتنے بڑے بڑے عالم خاموش بیٹھے نہ رہتے اس طرح وہ قرآن وحدیث کے خلاف غلط باتیں حجت بن جاتی ہیں کہ عوام اسے حق اور سچ سمجھتے ہیں لہذا اب جتنے لوگ بھی گمراہ ہوں گے اسکا گناہ اس عالم کو ملے گا جس نے قرآن کریم کا دفاع نہ کیا اور نہ ہی ان مخالفین قرآن کی مجلس سے اٹھا اسی لئے کہا گیا ہے کہ حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔(حدیث نبوی ﷺ)

تبلیغی اجتماع میں شرکت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

(مہتمم جامعہ ربانیہ) شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب (دامت برکاتہم)

فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک تبلیغی آیا اور کہا کہ آئیں مولانا سامنے گاڑی کھڑی ہے بیان سن کر آتے ہیں منگو پیر میں تبلیغی اجتماع ہو رہا ہے میں نے منع کر دیا کہ میں نہیں جاتا اس کے بار بار اصرار اور میرے بار بار منع کرنے کے بعد اس نے کہا کہ آخر آپ کیوں نہیں جاتے وجہ کیا ہے۔میں نے کہا کہ لاکھوں کے اجتماع میں تمہارے بزرگ ممبر رسول پر بیٹھ کر قرآن وحدیث کے خلاف باتیں کریں گے اور مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔اور میں وہاں اگر حق سچ بولوں گا تو تمھارے تبلیغی مجھے ماریں گے اور اگر خاموش گونگا شیطان بن کر بیٹھا رہونگا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں فرشتوں سے پٹوائے گا کہ تم نے عالم ہو کر بھی میری سچی کتاب قرآن کا دفاع کیوں نہ کیا۔اب میں ایسی جگہ کیوں جاؤں جہاں مجھے دونوں طرف سے ماریں پڑیں اور نہ جانے میں کسی طرف سے بھی مار نہیں۔اسلئے میں نہیں جاتا۔(سنگین فتنہ،ص 27)

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو بھی مخالفین قرآن کے اجتماع میں شرکت سے بچائے اور فتنہ معتزلہ کا مقابلہ کرنے والے مرد مجاہد حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی طرح آج بھی قرآن کریم کا دفاع کرنے کیلئے قبول فرمائے۔

قرآنی احکامات کے مطابق تبلیغ کرنے سے جتنے لوگ بھی ان باتوں پر عمل کرتے رہیں گے تو قیامت تک ہمیں بھی ان کا اجر وثواب ملتا رہے گا۔اور غلط بیانی سے جتنے لوگ بھی ان باتوں پر عمل کرتے رہیں گے تو قیامت تک

ہمیں بھی ان کا گناہ ملتا رہے گا۔ بدبخت ہے وہ انسان جو خود تو مرجائے مگر اس کا گناہ نہ مرے

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو شریعت کے مطابق علماء کرام سے سیکھ سیکھ کر اچھی باتوں کا حکم

اور بری باتوں سے منع کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

امیر جماعتِ تبلیغ (حضرت جی) حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی (نوراللہ مرقدہ)

ہماری اس تبلیغ میں درخواست ہے امر نہیں ہے۔اور ہم اس کے مکلّف بھی نہیں

عرض الدعوۃ...دعوت کا پیش کرنا عرض ہوتا ہے۔ چھوٹا بن کر کسی بات کو پیش کرنا، جیسا کہ ہمارے محاورہ میں بھی مشہور ہے...عرض پیش کی میں نے...تو یہ دعوت ہے...دعوت کے اندر عرض ہے...اس کے اندر امر نہیں ہے۔

(آخری تقریر اجتماع مدنی مسجد تبلیغی مرکز کراچی پاکستان)

اقتباس: صفحہ نمبر 520...سہ ماہی احوال و آثار کاندھلہ 9/5/1991

نوٹ: بہترین امت کا لقب تو نیک کام کرنے کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے پر ملا ہے۔ درخواستیں دینے پر تو نہیں ملا پھر تبلیغی جماعت بہترین کام کرنے کا دعویٰ کس منہ سے کرتی ہے۔ جبکہ یہ تو ایک حکم بھی نہیں کرتے نہ کسی برائی سے منع کرتے ہیں۔ سوائے منت سماجت اور درخواستیں پیش کرنے کے۔

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے حضرت مولانا انعام الحسن نوّراللہ مرقدہ پر جو حق اور سچ فرما گئے کہ ہماری اس دعوت میں امر نہیں درخواست ہے۔ سنگین فتنہ (صفحہ نمبر 9)

نوٹ: اس کتاب میں دیئے گئے مختصر حوالہ جات کی تفصیل کتاب سنگین فتنہ میں موجود ہے۔

اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اور ایک بار پھر اسلام اُسی اجنبیت کی حالت میں چلا جائے گا، سو مبارک باد ہے غرباء کیلئے۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ غرباء کون لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ وہ لوگ جو لوگوں کو فساد میں مبتلا ہونے کے وقت ان کی اصلاح کریں گے۔

(المعجم الاوسط ج:5 ص 149، و ج 8 ص 308، عن ابو عیاش)

اس سے بہتر بات کس کی ہوسکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔ (حٰمٓ سجدہ 33)

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر...سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے راستے سے...(ہود 18 تا 19)

یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ کو اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ خوش خرم وشاداب رکھے اس شخص کو جو میری بات سنے اور دوسروں تک پہنچائے (حدیث نبوی ﷺ)

حضرت سیدنا سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی میری نسبت وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کرے۔ (بخاری، کتاب العلم)

کل تک تبلیغ کرنے پر ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو پتھروں سے مارنے والے کافر آج ہم پر مہربان کیوں؟ تبلیغ کرنے پر یا تحریف کرنے پر؟

ہم اور آپ حمایتی کس کے اور مخالف کس کے تبلیغ کے یا تحریف کے؟

قرآن وحدیث کے مطابق تبلیغ زندہ باد....قرآن وحدیث کے خلاف تحریف مردہ باد

سنگین فتنہ کون؟

قرآن وسنت کے مطابق تبلیغ کرنے والے علماءدین

یا قرآن وسنت میں تحریف کرنے والے بے دین

کیا فرماتے ہیں اکابر علماء دیوبند تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت پھیلانے والوں کے بارے میں

ان حضرات کے نام اور ان کی لکھی گئی سو کے قریب کتابوں کے نام جن میں خلاف شریعت باتیں پھیلانے والوں کے بارے میں نشاندہی کی گئی ہے...اس کتاب میں ضرور پڑھیں۔

اور خلاف شریعت باتیں اور ان کے جوابات کے بیانات کی ریکارڈنگ بھی اس ویب سائٹ میں سن سکتے ہیں۔

sangeenfitna.blogspot.com

کیا فرماتے ہیں دارالعلوم دیوبند کے علماء کرام تبلیغ کی آڑ میں قرآنی احکامات کے خلاف پروپیگنڈا پھیلانے والوں کے بارے میں؟

47 سال قبل دارالعلوم دیوبند والوں کا تبلیغی جماعت کے خلاف جلسہ

26 فروری 1968 قصبہ تاؤلی مدرسہ حسینیہ مظفر نگر بھارت میں علماء دیوبند کا جلسہ منعقد ہوا جو 4 گھنٹے جاری رہا اور یہ جلسہ یادگار سلف حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری کی زیر صدارت میں ہوا اور اس میں مولانا عبدالاحد صاحب محدث دارالعلوم دیوبند مولانا فخر الحسن صاحب دارالعلوم دیوبند مولانا ارشاد احمد صاحب دارالعلوم دیوبند مولانا ابو کلام صاحب دیوبند مولانا یعقوب مظاہر العلوم مولانا سید عبدالرحیم شاہ دیوبند مولانا شبیر احمد قدوائی فاضل دارالعلوم دیوبند مولانا عبدالمتین فاضل دیوبند مولانا نور محمد صاحب فاضل دیوبند کے علاوہ سینکڑوں علماء نے شرکت فرمائی ہر مقرر نے تبلیغی جماعت کی خلاف شریعت باتوں کو بیان کیا اور ان کے غلط نظریات اور کفریہ عقائد کو طشت از بام کیا۔

بتایا گیا کہ تبلیغی جماعت اس وقت مرزائی قادیانی کی تعلیمات کا پرچار کروا رہی ہے اور اپنے قادیانی نظریات انگریز گورنمنٹ کے سائے میں یہ جماعت پھیلا چکی ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سید عبدالرحیم شاہ دیوبند اور ہمارے اکابرین کے قبور کو منور فرمائے کہ آپ نے بروقت اس فتنے کی سرکوبی فرمائی۔آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور ان کے ساتھ نہ جائیں۔اس نئی قادیانی جماعت جو تبلیغی جماعت کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔علماء دیوبند کا نہ پہلے تعلق رہا ہے اور نہ اب ہے نہ آئندہ رہیگا۔جلسے کی کاروائی (اصولِ دعوت وتبلیغ) کے نام سے کتابی شکل میں چھاپ کر بھارت کے دوسرے علاقوں میں پہنچائی گئی۔اس کے بعد بھارت میں تبلیغی جماعت عوام کی پزیرائی سے محروم ہوگئی۔لیکن اس جماعت میں شامل جعلی بزرگوں نے پاکستان کے علماء تک اسکی بھنک تک نہ پہنچنے دی۔جہاں جہاں کتاب اصولِ دعوت وتبلیغ کا پتہ چلا خرید کر جلا دی گئی لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی اب تو بہت کچھ شائع ہو چکا ہے۔

(مظفر نگر جلسے کی کارگزاری کا رسالہ اصولِ دعوت وتبلیغ جب تبصرے کیلئے دارالعلوم دیوبند پہنچا)

ہمارے پاس اصول دعوت وتبلیغ کے نام سے ایک رسالہ تبصرے کے لئے آیا ہے جس کے مصنف مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب ہیں اس کا کافی حصہ تو اس بحث پر مشتمل ہے کہ تعلیمات قرآن وسنت سے صحیح واقفیت کی بناء پر امت اسلامیہ کی رہنمائی وہدایت کا حق علماء کو پہنچتا ہے۔۔۔اس کے بعد تبلیغی جماعت کے اندرونی نظام عمل

کے متعلق بھی بعض واقعات و روایات کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔۔۔ہم نے اس رسالہ پر اپنے تبصرے اور اپنی کسی بھی رائے کے اظہار کو اس لیے روک دیا کہ ہم اولاً تبلیغی جماعت کے ذمہ دار حضرات کو اس پر متوجہ کریں کہ وہ اس رسالہ میں جو کچھ حالات بیان کئے گئے ہیں وہ ان کی تصدیق یا تردید فرمائیں۔اس رسالہ کی اشاعت کو کئی مہینے گزر گئے اور اخبار الجمعیۃ میں اس کے متعلق کئی مضامین بھی نکل چکے ہیں اس کے باوجود تبلیغی جماعت کی طرف سے خاموشی برتی گئی یہ خاموشی ایک بہت بڑے طبقے کو ذہنی خلجان میں ڈال سکتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خاموشی اگر اسی طرح قائم رہی تو اس رسالہ کے مندرجات سے ایک بڑے طبقے کا متاثر ہو جانا غیر طبعی نہ ہوگا۔

ماہ ستمبر 1968ء ماہنامہ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر 4 جسکا ریکارڈ آج بھی دارالعلوم کورنگی کراچی کی لائبریری میں موجود ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب تبلیغی جماعت سے الگ ہونے کی وجہ خود بیان فرماتے ہیں۔

تقریباً پانچ یا چھ سال تک مسلسل مولانا مرحوم (مولانا محمد یوسف) کو اس کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔اور میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضرت اگر آپ نے توجہ نہیں فرمائی تو علماء کرام زیادہ عرصہ تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔اور ضرورت ان کو مجبور کر دے گی جس کے نتیجے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا حالات ہوں بالآخر جب میں نے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں دیکھا تو میں نے استخارہ کیا اور خوب دعائیں کیں۔الحمدللہ جب مجھے خوب شرح صدر ہو گیا تو میں نے تبلیغی جماعتوں کی موجودگی میں ان کمزوریوں کی طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا جو مسلمانوں کے لئے سم قاتل کا درجہ رکھتی ہیں۔(اصول دعوت و تبلیغ صفہ نمبر ۴۶)

تبلیغی جماعت کی طرف سے مناظرہ کرنے والے الگ ہو گئے۔

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند..یہ وہی حضرت ہیں جو علاقہ برار قصبہ منیر کے مناظرہ میں تبلیغی جماعت کی طرف سے وکیل بن کر آئے تھے اور تبلیغی جماعت کی بے جا حمایت کے صلے میں وہاں انہیں جن شرمندگیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا شاید وہ عمر بھر نہیں بھول سکیں گے۔اب تاؤلی ضلع مظفر نگر کے جلسے میں وہی مولانا ارشاد احمد اتنے بدل گئے کے تبلیغی جماعت کے خلاف ہتھیار اٹھاتے ہوئے انہیں ذرا بھی جھجک نہیں محسوس ہوئی

جس تبلیغی جماعت کی شقاوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے رسوائیوں کا ایک وبال انھوں نے اپنے سر لے لیا تھا آج بیچ چوراہے پر خود انھوں نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

(انکشافات) تبلیغی جماعت کے متعلق خود اپنے اکابر علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت کے پرانے کارکنوں کی زبانی جو حالات منظر عام پر آئے ہیں وہ ان لوگوں کی پشت پر قدرت کا ایک تازیانہ ہے جو دور سے تبلیغی جماعت کی نمائشی تقدس اور دینی اخلاص پر فریفتہ تھے اور ہزار فہمائش کے باوجود وہ اپنی مذہبی خودکشی کے ارادے سے باز آنے کے لئے تیار نہیں تھے۔۔۔۔خدا کا شکر ہے کہ حقیقت کی طرف واپس لوٹنے کے لئے اس نے پردہ غیب سے اپنے بندوں کی خود چارہ گری فرمائی۔اور جو بات سوچی نہیں جاسکتی تھی اب وہ پیکر محسوس میں سامنے آگئی ہے۔

کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی جماعت یا فرد کے صحیح حالات سے باہر کے لوگوں کو اتنی واقفیت نہیں ہوتی جتنی واقفیت گھر کے لوگوں کو ہوا کرتی ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ باہر تو آدمی اپنے چہرے پر مصنوعی تقدس اور بناوٹی خوشنمائیوں کے بہت سارے نقاب ڈالے رہتا ہے اس کے کردار کی اصل تصویر باہر نہیں گھر میں نظر آتی ہے۔جہاں زندگی کا ہر گوشہ بے نقاب رہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کسی فرد یا جماعت کی اصل حقیقت سے باخبر ہونے کے لئے گھر والوں کی رائے سب سے زیادہ قابل اعتماد قرار دی جاتی ہے۔یہاں مذہبی تعصب اور جماعتی عناد کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہاں جو کچھ ہے سرتاسر واقعہ ہے حقیقت کا اظہار ہے اور ایک سربستہ راز ہے جو اچانک فاش ہوگیا۔

عبدالرحیم شاہ صاحب نے بھی جلسہ میں اکابر علماء دیوبند کی موجودگی میں مجمع عام میں برملا اس حقیقت کا اعتراف کرلیا کہ تبلیغی جماعت اب کوئی اصلاحی تحریک نہیں ہے بلکہ آہستہ آہستہ وہ ایک نئے دین میں تبدیل ہوتی جارہی ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے مخالفین کو مسلمان نہیں سمجھتے کیونکہ تبلیغی جماعت کے مرکز پر ایمان لانا اب اسلام کا چھٹا رکن بن گیا ہے۔میں حیران ہوں کیا کہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں کب سے تبلیغی جماعت کا مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہوگیا ہے اور اس کا مخالف کافر قرار پاتا ہے۔(اصول دعوت وتبلیغ صفحہ نمبر ۶۱)

اگر تبلیغی جماعت کا دین بھی وہی دین ہے جسے پیغمبر محمد ﷺ لے کر مبعوث ہوئے تھے تو بتایا جائے کہ دین محمدی میں اس چھٹے رکن پر ایمان لانے کی شرط کہاں ہے۔۔؟

تبلیغی جماعت کے اندران کھلے ہوئے شرعی نقائص کے باوجود بہت سے لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ مان لیا تبلیغی جماعت خراب ہی سہی لیکن کچھ تو دین کا کام کر رہی ہے ویسے خرابیاں کہاں نہیں ہوتیں پھر اچھائیوں کا بھی تو کچھ حق ہے۔مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب فاضل دیوبند نے اس خوشنما فریب کا نہایت شاندار جواب دیا۔ فرماتے ہیں۔

آخرت میں نجات عقائد کی درستگی پر ہوگی نہ کہ اعمال پر۔

﴿نیک اعمال کی آڑ میں عقائد خراب کرنے کی دعوت﴾

ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی کر دوں کہ علمائے اکرام کے ذہن میں یہ آتا ہے کہ چلو دین کا تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے ہوتا رہے غلطیاں کہاں نہیں ہوتیں میں سمجھتا ہوں کہ کچھ غور سے کام نہیں لیا حقیقت یہ ہے کہ بے نمازی ہونا عملی قصور ہے اور علماء و مدارس کا استخفاف۔اور افضل کو غیر افضل۔یا غیر سنت (بدعت) کو سنت سمجھنا وغیرہ اعتقادی قصور ہے۔میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ چند اعمال کی اصلاح کے پیش نظر عقائد میں قصور کو نظر انداز کر دینا کہاں تک شرعی نقطہ نظر سے درست ہے؟ صحیح عقائد مدار نجات ہیں اعمال مدار نجات نہیں۔(اصول دعوت و تبلیغ صفہ نمبر ۴۶)

میرے دل میں ان مسلمانوں کی بڑی قدر ہے جو محض دینی جذبے اور اخلاص سے دین سیکھنے کے لئے نکلتے ہیں اور نمازی بن کر لوٹتے ہیں لیکن اگر علمائے کرام، مدارس و خانقاہ و دیگر دینی شعبوں کی تخفیف (تحقیر کا جذبہ) ساتھ لے کر لوٹے تو میرے نزدیک ایسا تہجد گزار بھی بڑا مجرم ہوگا ایسے بے نمازی کے مقابلے میں جو سب کی عزت و احترام کرتا ہے اور اس کو گناہ کا احساس اور اس پر ندامت ہے۔کیونکہ بے نمازی کی مضرت اس کی ذات تک ہے اور دوسرے کی مضرت متعدی ہے پوری نسل کو نقصان ہوگا۔

(اصول دعوت و تبلیغ صفحہ نمبر ۵۴)

نوٹ۔تبلیغی جماعت کی جدو جہد سے بظاہر مسجد میں ایک نمازی تو بڑھ جاتا ہے لیکن مسجد کے باہر کتنے مسلمانوں کا یقین و اعتقاد ذبح ہو جاتا ہے اس کی تعداد اب تک قلم بند نہیں ہو سکی جب تک کوئی بے نمازی رہتا ہے اپنی ذات

کے لئے مصیبت بنا رہتا ہے لیکن جب تبلیغی جماعت کے کیمپ سے واپس لوٹتے ہی جہاں اس نے دو سجدے ادا کیئے اب پورے معاشرے کی مذہبی سلامتی کے لئے وہ ایک دردناک آزار بن جاتا ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب نے ایسے چند واقعات کی نشاندہی کی ہے موصوف کی تقریر کا یہ حصہ غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔اسی وجہ سے آج ہر جگہ انتشار واختلاف پھوٹ پڑا ہے جس کا سب سے زیادہ مظاہرہ ہمارے علاقہ میوات میں ہو رہا ہے۔اکرام مسلم کی اتنی مشق کے بعد بھی علماء کی آبروریزی انتہائی تعجب خیز بات ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ لوگ ذہنی اور عملی طور پر ایک جماعت سے منسلک ہوگئے ہیں۔آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ فیروز پور جھر کہ میں ایک مولوی صاحب کو لاٹھیوں سے زخمی کر دیا گیا۔اسی طرح استاذ الاساتذہ شیخ میوات حضرت مولانا عبدالسبحان صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالمنان صاحب کو سنگار پور میں گھیر لیا گیا کہ مارو یہ تبلیغ کا مخالف ہے اس کے علاوہ متعدد واقعات ہو رہے ہیں بے چارے عوام سیدھے سادھے وہ کیا جانے حقیقت حال کیا ہے؟۔۔ان حالات کی وجہ سے انتہا تو یہ ہوگئی ہے کہ بہت سارے پرانے مبلغلین علیحدہ ہوگئے یا علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔(اصول دعوت وتبلیغ صفہ نمبر ۵۶)

انہوں نے اس کام کی فضیلت پر حد سے تجاوز کیا اور دوسرے دینی شعبوں کی کھلم کھلا تخفیف (تحقیر) شروع کردی

حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جماعت کا یہ تجزیہ مجبوراً بادل نخواستہ کر رہا ہوں اور دینی تقاضہ وضرورت سمجھ کر کیونکہ جب ان نابالغ مقتداؤں نے خطاب عام شروع کر دیئے جنکی شرعاً ان کو اجازت نہیں ہے اور انہوں نے اس کام کی فضیلت پر حد سے تجاوز کیا اور دوسرے دینی شعبوں کی کھلم کھلا تخفیف (تحقیر) شروع کردی اور ذمہ داروں کو بار بار توجہ دلانے کے باجود اب تک ان کو نہیں روکا یا وہ رکے نہیں تو ایسی صورت میں ذمہ داری کی بات یہ ہے کہ حقیقت حال واضح کی جائے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔(اصول دعوت تبلیغ صفحہ 53)

نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔

غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپوڈر تک نہیں ہوسکتا مگر لوگوں نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ وتقریر کرنے کھڑا ہو جائے کسی سند کی ضرورت نہیں ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی

ہے۔نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان (اصول دعوت تبلیغ صفحہ 54)

(تقریظ سنگین فتنہ) حضرت مولانا محمد عرفان الحق المظاہری صاحب (دامت برکاتہم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد!

مروجہ تبلیغی جماعت کی بے اعتدالیاں اور اس کے ذمہ داروں کی حد درجہ غلو پر مبنی بیان بازیاں عالم آشکارا ہو چکی ہیں۔ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ شاید اب اس جماعت کی خودساختہ تقدس مآبی کا شیش محل چکنا چور ہوکر رہے گا اور اس کی من گڑھت کشفی ورؤیائی عظمت وعصمت کے جھوٹے قصے کہانیوں کا بازار ٹھنڈا پڑ جائے گا، اتنا ہی نہیں پتہ نہیں کتنے صاحب جبّہ ودستار کے علم وفضل پر سوالیہ نشان لگے گا اور ان کی علمی وفکری کجروی کی داستانیں سپرد قرطاس کی جائیں گی۔کتاب وسنت سے صریح انحراف اور آیات واحادیث میں باطل تاویلات کا ایک طویل سلسلہ آئینہ ہوکر ہر خاص وعام کو کتاب وسنت کی طرف مراجعت کرنے پر مجبور کردے گا۔کما قال اللہ تعالیٰ ما کان اللہ لیذرالمومنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب ،اللہ ایمان والوں کو ان کی حالت پر یوں ہی نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ خبیث کو طیب سے الگ نہ کردے۔یہ اللہ کا وعدہ ہے اور ہوکر رہے گا۔

وہ علماء کرام جواب تک خاموشی کی تصویر بنے بیٹھے تھے انکی مُہر سکوت ٹوٹے گی اور ذمہ داریوں کا احساس انھیں جھنجھوڑ کر بیدار کردے گا، وہ اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حق کی حقانیت اور باطل کا بطلان واضح کریں گے اور شریعت محمدی کے صاف وشفاف آئینے میں لگی گرد وغبار صاف کر کے خدا اور رسول کے نزدیک سرخرو ہوں گے۔انشاء اللہ۔

الحمدللہ وہ وقت آچکا ہے کہ اب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہوکر رہے گا،علم وعمل پر گرد وغبار کی جمی ہوئی تہیں صاف ہوجائیں گی اور ایمان ویقین کے نام پر پھیلائی گئی بدعات کا خاتمہ ہوجائے گا۔عادتُ اللہ یہی ہے کہ باطل کو آخرکار اپنی تمام سیاہ کاریوں کے ساتھ پسپا ہونا پڑتا ہے اور حق کی روشنی چاروں طرف پھیل کر رہتی

ہے۔کون جانتا تھا کہ تبلیغی جماعت دین کے نام پر ایک فتنہ برپا کرے گی؟ کسے معلوم تھا کہ بانی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کو کشف والہام کے نام پر نبی بنالیا جائے گا؟ اور جملۂ اکابر علمائے دیوبند کی تعلیمات سے آنکھیں بند کرلی جائیں گی؟اور غلبۂ حال میں سرزد ہونے والی ان کی تمام علمی وفکری بھول چوک کو ایک مقدس نام دے کر ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے گا؟ جماعتِ تبلیغ کو حق وباطل کا معیار گردانا جائے گا،اسے کشتیِ نوح قرار دے کر جو اس میں شریک ہوا وہ کامیاب اور جو علیحدہ رہا اسے ناکام ونامراد قرار دیا جائے گا؟ مدارس وخوانق اور علمائے ربانیین ومشائخ کاملین کی دینی خدمات کی برملا تحقیر وتوہین کی جائے گی اوران کے وجود مسعود کو اپنے غیر شرعی مشن کے لئے رکاوٹ سمجھ کر علماء و مدارس کے خلاف ذہن سازی کی جائے گی؟ سر سے پیر تک بدعات کا مجموعہ ہونے کے باوجود جماعت کو عین سنت اورنبیوں وصحابہ والا کام باور کرایا جائے گا؟

حقیقت یہ ہے کہ جس زاویئے سے بھی اس جماعت کا جائزہ لیا جائے اس کی نہایت مکروہ شبیہ ابھر کر سامنے آتی ہے اسی طرح بانیانِ جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحب وشیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب، سابق امرائے جماعت مولانا محمد یوسف صاحب ومولانا انعام الحسن صاحب وغیرہم کی باتیں بھی ایسے نامناسب غلو وخودساختہ تاویلات پر مبنی ہیں کہ کوئی غیر جانب دار شخص ان جیسے اکابر سے یہ باتیں منسوب ہونے کے باوجود بھی ہرگز قبول نہیں کرسکتا۔چلّہ، گشت،خروج،تشکیل، قیام شب جمعہ،ترک نہی عن المنکر ،التزام مالا یلزم،اصرار علی المباح،ان میں سے کون سی ایسی چیز ہے جو بدعت وضلالت کے دائرے میں نہ آتی ہو۔لیکن حیرت اور تعجب ہے کہ اپنی آرااور خواہشات اور سنت وشریعت سے غیر ثابت شدہ اعمال وافعال کو دین قرار دیا گیااور بزرگوں کے مخترعہ طریقے کی اتنی اہمیت بیان کی گئی کہ ناواقف اور دین سے بے خبر اسی کو سنت وشریعت سمجھنے لگا۔آخر بدعت اور کس کو کہتے ہیں؟

حضرت ابوحفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ سے بدعت کی حقیقت دریافت کی گئی تو فرمایا کہ احکام میں تعدّی یعنی شرعی حدود سے تجاوز کرنا،اورتہاون فی السنن یعنی آنحضرت ﷺ کی سنتوں میں سستی کرنا اوراتباع الآراء والاھواء یعنی اپنی خواہشات اور غیر معتبر آراء رجال کی پیروی اور ترک الاتباع والاقتداء یعنی سلف صالح کی اتباع واقتداء کو چھوڑنا۔

(کشکول ص ۷۶، الاعتصام ج ا، ص ۱۵۸)۔

اب تو کفریات بھی بکی جارہی ہیں۔ قادیانی مرزا غلام قادیانی کو ظلّی، بروزی نبی قرار دے کر مردود و ملعون ٹھہریں اوران کا رشتہ ایمان و اسلام سے کٹ جائے مگر یہ داعیان دین مولانا الیاس صاحب کو ’’الہامی نبی‘‘ مان کر اسلام کے ٹھیکیدار ہی بنے رہیں؟ آخر یہ کہاں کا انصاف ہے اور کون سا اسلام ہے؟

آیات جہاد کو اپنی مخترعہ چلت پھرت پر فٹ کر کے جہاد فی سبیل اللہ کے سارے ثواب کا خود کو مصداق سمجھنا بلکہ بقول مولانا الیاس صاحب جہاد سے بھی افضل و اعلیٰ سمجھنے کا تصور روز اول ہی سے ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے جس پر ہر زمانے میں نکیر ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ان کے بارے میں یہ خبر بھی مشہور ہے کہ مسلح جہاد کے بارے میں قرآن وحدیث میں جو واضح ارشادات ہیں یہ انہیں توڑ مروڑ کر تبلیغی جماعت پہ چسپاں کررہے ہیں یہ قرآن
میں تحریف ہے جو صریح کفر ہے۔(خطبات الرشید جلد۴ صفحہ ۲۹۵)۔

اسی طرح اور دوسرے اکابر علماء نے بھی انہیں تنبیہیں فرمائیں، لیکن ان کی عادتیں نہیں بدلیں۔ بلکہ اب ترقی کر کے جہاد کا انکار بھی اس جماعت کا طرّہ امتیاز بن چکا ہے۔ اپنے اجتماعات میں ان کے ذمہ دار امراء جہاد و مجاہدین پر ردّ و انکار کا ریکارڈ قائم کرنے میں لگے ہیں۔ جہاد کے اصلی معنی و مفہوم میں کھلم کھلا تحریف کی جارہی ہے، ہجرت ونصرت کے معانی بدل دیئے گئے، دعوت وتبلیغ کا مفہوم بگاڑ دیا گیا، اسلامی اصطلاحات پر شب خون مارا جارہا ہے۔ اوران کے نئے معانی گڑھ کر اسے درست باور کرانے پر رات دن محنتیں ہورہی ہیں، جماعت میں لگے عالم، جاہل سبھی ایک بولی بول رہے ہیں۔ گویا تبلیغِ دین کے نام پر اندر اندر ایک نئے دینِ تبلیغ کی بنیادیں مضبوط کی جارہی ہیں نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّاٰت اعمالنا۔

حضرت مولانا قاضی عبد السلام صاحب نوشہروی خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شاہراہ تبلیغ کے صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں۔

"سامان ایسا بن رہا ہے کہ تبلیغ کے معمولات علمی شعائر کے بالمقابل خود ہی ایک دین کا مقام لے رہے ہیں

گویا تبلیغ دین کے بجائے دین تبلیغ پھیل رہا ہے جس کو زبانی دین کی محنت کہا جاتا ہے"۔

لیکن دوسرے رخ سے دیکھا جائے تو مایوسی کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی، ادھر چند سالوں میں جس تیزی سے اس جماعت کا محاسبہ علمائے کرام نے شروع فرما دیا ہے اس کے آگے ہزاروں لاکھوں جاہلوں کا یہ جماعتی سیلاب انشاء اللہ خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گا کیونکہ ابھی امت علمائے کرام سے اتنی دور نہیں ہوئی جتنا یہ سمجھنے لگے ہیں۔

حضرات علماء دیوبند کتاب وسنت کے علمبردار ہیں اور یہ صرف اپنی جہالت کی ٹوکری لیکر گھوم رہے ہیں، نہ ان کے پاس دلائل کا وزن ہے نہ کتاب وسنت کا نور ہے۔ جہالت کے پاؤں پر ان کا تعمیر کردہ فضائل کا گھروندہ بہت جلد زمیں بوس ہو کر رہے گا۔

ان کی شروع سے کوششیں تو یہی چل رہی ہیں کہ علماء دین کو نکمّا و نامعتبر قرار دے کر ان سے امت کو کاٹ دیا جائے۔ اور کہیں کہیں یہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہوئے، لیکن باطل باطل ہی ہے، اس میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ عوام کالانعام علم نہ ہونے کے سبب معصومانہ صورتوں سے دھوکا کھاجاتے ہیں اور انھیں حق پرست سمجھ لیتے ہیں۔ ظاہری دینداری و مصنوعی پرہیزگاری سے فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لیکن اندر کا نفاق اور عقیدے کا بگاڑ زیادہ دن چھپ نہیں سکتا۔ ممکن ہے بہت سے لوگ اس کو زیادتی پر محمول کریں اور یہ فیصلہ دیں کہ علمائے دیوبند سے تعلق رکھنے والی جماعت میں نفاق یا عقیدے کے بگاڑ کا الزام لگانا درست نہیں ہے ان سے راقم السطور یہ عرض کرے گا کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کو الہامی نبی قرار دینا اور اس پر پوری جماعت کا خاموش رہنا کیا سنگین جرم نہیں ہے؟ اور یہ عقیدے کا بگاڑ نہیں ہے؟ اسی طرح بڑوں کی غلطیوں کو چھوٹوں کی طرف منسوب کر کے ان پر پردہ ڈالنا نفاق نہیں کہلائے گا؟ بھلے یہ نفاق اعتقادی نہ ہو نفاق عملی ہو۔ لیکن حقیقت کا اعتراف نہ کرنا اور بڑی بڑی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے رہنا اور اسے جاہلوں کے سر مڑھ دینا راقم الحروف کے نزدیک منافقانہ رویہ ہے جس کی وجہ سے اب تک تمام لوگ یہی سمجھتے رہے کہ جماعت میں پیدا ہونے والی خرابیاں جاہلوں کی طرف سے آئی ہیں۔ ذمہ داران جماعت ان سے بری ہیں۔ پچاسوں سال سے یہی راگ الاپا جارہا ہے لیکن علماء کرام نے اندر تک کھنگال کر دیکھا تو پتہ چلا کہ ان کا سرچشمہ حضرت مولانا الیاس صاحب کے ملفوظات، اور مکتوبات وارشادات ہیں نیز مابعد کے جماعتی علماء کی پیدا کردہ ہیں۔

ہمیں حیرت ہوتی تھی کہ جن مفاسد اور خرابیوں کو جاہلوں کی طرف منسوب کر کے مرکز اور اس کے ذمہ داروں کا اب تک تزکیہ کیا جاتا رہا، آخر وہ ختم کیوں نہیں ہوتیں؟ جب کہ خبریں یہ بھی موصول ہوتیں کہ ذمہ داروں کی طرف سے نکیر بھی کی جاتی ہے۔ پھر یہ گڑ بڑیاں کیوں پھیلتی جارہی ہیں؟ کیا یہ گھومنے پھرنے والی جماعتیں اب مرکز کے کنٹرول میں نہیں رہیں؟ دراں حالے کہ امراء مرکز کے ساتھ جماعتوں کی عقیدت مندیاں عروج پر نظر آتیں۔ آخر معاملہ کیا ہے؟ قسم بخدا حیرت اور سخت حیرت ہوتی تھی کہ جب مرکز سے تنبیہ کی خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں اور ان کی عقیدتیں ساری حدوں کو پھلانگ کر کہیں سے کہیں جا پہنچی ہیں، تو پھر اصلاح نہ ہونے کے کیا معنیٰ؟ ضرور کچھ دال میں کالا ہے آخر علماء کرام نے پتہ چلا ہی لیا کہ بگاڑ اور فساد کا سرچشمہ کیا ہے؟ عقیدے اور عمل میں کہاں سے یہ گڑبڑی پیدا ہو رہی ہے؟ حقیقت سے بے خبر پتہ نہیں کتنے لوگ سن کر حیرت میں پڑ جائیں گے کہ حضرت مولانا الیاس صاحب کے ملفوظات اور مکتوبات وارشادات ان تمام گمراہیوں کی بنیاد اور جڑ ہے جنہیں قرآن سے زیادہ مقدس سمجھا گیا اور سمجھایا گیا۔

ظاہر ہے کہ محض دعویٰ تو کوئی تسلیم نہیں کرتا۔ دلیل کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ مندرجہ ذیل ملفوظ پڑھئے۔ اور توجہ سے پڑھئے۔

۹۳۔ فرمایا۔ یہ سفر غزوات ہی کے سفر کے خصائص اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کے لئے امید بھی ویسے ہی اجر کی ہے۔ یہ اگرچہ قتال نہیں ہے مگر جہاد ہی کا ایک فرد ضرور ہے۔

جو بعض حیثیات سے اگرچہ قتال سے کم تر ہے لیکن بعض حیثیات سے اس سے بھی اعلیٰ ہے مثلاً قتال میں شفاء غیظ اور اطفاء شعلہ غضب کی صورت بھی ہے اور یہاں اللہ کے لئے صرف کظم غیظ ہے اور اس کے دین کے لئے لوگوں کے قدموں میں پڑ کر اور ان کی منتیں خوشامدیں کر کے بس ذلیل ہونا ہے۔ (ملفوظات ص ۶۷۔۶۸)

قتال و جہاد کا اجر تو منصوص ہے اپنے طریقہ مخترعہ مخصوصہ پر بھی ویسے ہی اجر کی امید لگانا اور اس کو اسی جیسی خصوصیات کا حامل بتانا کسی صحیح الدماغ عالم دین کا کام تو نہیں ہے۔ پھر بات یہیں تک رہتی تو تلک امانیھم کہہ کر آدمی خاموش ہو جاتا۔ آگے جو جماعتی چلت پھرت کو غزوات کے سفر سے بھی اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا گیا، کیا اس سے خلل دماغی کا ثبوت فراہم نہیں ہوتا۔ دعویٰ بغیر دلیل کے کب قابل سماعت ہے؟ اور اس کی

جو علت بیان کی گئی کظم غیظ اور ذلیل ہونا، خوشامدیں کرنا، ہاتھ جوڑنا، قدموں میں پڑنا۔ اسے سوائے اجتہاد فاسد اور بناء الفاسد علی الفاسد کے اور کون سا مہذب نام دیا جائے؟

علامہ قاضی ابراہیم الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

جو عابد و زاہد اہل اجتہاد نہیں وہ عوام میں داخل ہیں ان کی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہاں اگر ان کی بات اصول اور معتبر کتابوں کے مطابق ہو تو پھر اس وقت معتبر ہوگی۔

(انفاس الازہار ترجمہ مجالس الابرار ص ۱۲۷)۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

انقطع المفتی المجتھد فی زماننا ولم یبق الاالمقلد المحض (شرح عقود رسم المفتی ص ۴۲،) مجتہد مفتی کا سلسلہ ہمارے زمانے میں ختم ہو چکا ہے اور مقلد خالص ہی باقی ہیں۔

علامہ ابراہیم البیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

لیس للمفتی فی زماننا الا نقل ماصح عن اہل مذہبہ الذین یفتی بقولہم (شرح عقود رسم المفتی ص ۸۹،) ہمارے زمانہ کا مفتی صرف اپنے مذہب کے

اکابر علماء کی معتبر بات کو نقل کر سکتا ہے جن کے اقوال پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک عجیب بات بتاتا ہوں کہ مقلد جب بھی قیاس کرے گا غلط کرے گا۔ کیوں کہ قیاس حق صرف مجتہد کا ہے (احسن البرہان ۵۷)

تبلیغی علماء جو صاحب اجتہاد نہیں تھے اپنے غلط قیاس کے ذریعہ تبلیغی جماعت کی پوری عمارت کھڑی کر دی اور امت کے لئے ضلالت و فتنہ کا سامان فراہم کر دیا۔

اگر کہا جائے کہ یہ سب الہامی اور منامی بشارتیں ہیں جو صرف مولانا الیاس صاحب پر ہی نازل ہوئی ہیں۔ تو قادیان کے مرزا غلام قادیانی کی الہامی بشارتوں نے کیا خطا کی تھی؟ اسے بھی تسلیم کیجئے۔ اور لاکھوں کروڑوں ثواب گھر بیٹھے کمائیے۔ یا پھر شیعوں کے کذاب راویوں کے ذریعہ متعہ اور تقیہ پر ملنے والے اجر و ثواب کا کیوں

انکار کیا جائے؟ ہم خرما و ہم ثواب، لذت بھی ثواب بھی، نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا۔

آخر جہاد و قتال میں بھی نہ جانا پڑا اور ثواب اس سے کہیں زیادہ مل گیا۔ نفس امارہ کو اور کیا چاہئے؟ کتاب و سنت سے بے نیاز ہو کر من مانی ثواب اور فضیلتیں ہی بیان کرنی ہیں تو لاکھوں کروڑوں پر کیوں اکتفا کیا جائے؟ اربوں کھربوں میں بانٹئے، کیا مضائقہ ہے؟

پھر ذرا ہوشیاری ملاحظہ فرمایئے کہ جن بعض حیثیات سے قتال سے کم تر ہونے کا اعتراف کیا گیا اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی گئی۔ لیکن جن حیثیات سے اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کیا گیا اسے مدلل بیان کیا۔ تاکہ کہیں سے بھی جہاد کی فضیلت دل میں گھر نہ کرنے پائے۔ اب جو جماعتی جہلاء و امراء اسے جہاد سے افضل بتا رہے ہیں ان بے چاروں کا بھلا کیا قصور؟ وہ تو اندھی عقیدت کے مارے ہوئے ہیں جب بانی جماعت خود اسے جہاد سے بھی افضل و اعلیٰ قرار دے رہے ہیں تو سوچئے اور ہزار بار سوچئے کہ گمراہی کا سر چشمہ کہاں سے پھوٹ رہا ہے؟

اب ملفوظ نمبر ۹۴ ملاحظہ فرمایئے۔

۹۴۔ یہ تحریک درحقیقت اپنے بہت بڑے درجہ کی ریاضت ہے افسوس لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے نہیں ''۔ ۶۸

اجر و ثواب میں جماعت افضل و اعلیٰ قرار پا ہی چکی تھی البتہ محنت اور ریاضت میں جماعت کا درجہ بڑا ہونے کی صراحت نہیں ہو پائی تھی۔ ممکن تھا کوئی جہاد کو اس پہلو سے تبلیغی جماعت پر فضیلت دینے لگتا، سو اس کی بھی صراحت کر دی گئی کہ جماعت کا قریہ قریہ بستی بستی گھومنا معمولی نہ سمجھا جائے، یہ بہت بڑے درجہ کی ریاضت ہے۔ پھر بھلا اب خانقاہوں میں جا کر مجاہدہ کرنے کی کیا ضرورت؟ اور جہاد میں تلوار چلانے کی کیا حاجت؟ مقصود تو گھر بیٹھے حاصل ہے۔

آگے چلئے اب ان دونوں ملفوظ سے پہلے والا ملفوظ نمبر ۹۲ ملاحظہ فرمائیں۔

۹۲۔ فرمایا۔ ہمارے طریقہ کار میں دین کے واسطے جماعتوں کی شکل میں گھروں سے دور نکلنے کو بہت اہمیت ہے اس کا خاص فائدہ یہ ہے کہ آدمی اس کے ذریعہ اپنے دائمی اور جامد ماحول سے نکل کر ایک نئے صالح اور متحرک ماحول میں آ جاتا ہے جس میں اس کے دینی جذبات کے نشو و نما کا بہت کچھ سامان ہوتا ہے نیز اس

سفر و ہجرت کی وجہ سے جو طرح طرح کی تکلیفیں و مشقتیں پیش آتی ہیں اور در بدر پھرنے میں جو ذلتیں اللہ کے لئے برداشت کرنی ہوتی ہیں ان کی وجہ سے اللہ کی رحمت خاص طور سے متوجہ ہو جاتی ہیں۔

والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا۔

جہاد کا اجر و ثواب اور ریاضت بلکہ اس سے اعلیٰ و افضل فضیلت حاصل ہو جانے کے بعد ہجرت و نصرت کا ثواب بھی تو ملنا چاہئے تھا۔ جہاد تو ہجرت کے بعد ہی فرض ہوا تھا۔ اس لئے جماعتی چلت پھرت میں ہجرت و نصرت کی فضیلت حاصل ہونے کی سند بھی دے دی گئی اور جہاد و قتال کی بھی۔ (اب باقی کیا بچا؟ تین دن کی چلت پھرت سے سب کچھ حاصل ہو گیا اب نہ کسی مجاہدے کی ضرورت، نہ جہاد کی، نہ علم کی ضرورت نہ اعمال کی)

اسلامی اصطلاحات کا حلیہ بگاڑنا اور اس کے معنی و مفہوم سے کھلواڑ کرنا اور کس چیز کا نام ہے؟ اب علماء اسے تحریف فی الاصطلاح کہتے ہیں تو کہتے رہیں، لغوی اور اصطلاحی کا فرق بیان کرتے رہیں، بھلا جماعت کے جاہلوں کو اس سے کیا سروکار؟ وہ تو صرف مولانا الیاس صاحب کے ارشادات و فرمودات ہی کو اصل دین سمجھے بیٹھے ہیں اور اسی کی دن رات محنت کی جارہی ہے

ہمیں تو یہاں بس یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ گڑبڑیاں جاہلوں نے نہیں پیدا کی ہیں بلکہ بانی جماعت کی طرف سے آئی ہیں۔ جسے ناقلین و مرتّبین نے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا اور یہ نہ سوچا کہ اس سے امت کا کیا مزاج بنے گا؟ کہنے والا تو مغلوب الحال تھا، لیکن ناقل و مرتب تو صحیح الحواس اور صاحب علم تھے ان کے علم ادراک کو کس کی نظر لگ گئی تھی؟ اگر آج جہالت زدہ تبلیغی یہ کہتے ہیں کہ جماعت ہی چلتی پھرتی خانقاہ ہے، چلتا پھرتا مدرسہ ہے۔ نہ مدرسہ میں جانے کی ضروت ہے نہ خانقاہوں میں، بس چلّہ میں نکلو ساری نیکی اور ساری فضیلتیں حاصل ہو جائیں گی۔ علم بھی آجائے گا مجاہدہ و ریاضت کا ثواب بھی ملے گا، ہجرت و نصرت حتی کہ جہاد و قتال تک کی ساری فضیلتوں کے مستحق بن جاؤ گے تو کون سا جرم کرتے ہیں؟ اور اگر یہ جرم ہے تو اس کا محاسبہ کیوں نہیں ہوتا؟

اب ذرا دو چار چیزیں مکتوبات و ارشادات سے بھی ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں۔

یہ طریقۂ تبلیغ کشتی نوح ہے جو اس میں سوار ہو گا محفوظ ہو گیا۔ ص ۴۷

اور جو سوار نہیں ہوئے وہ کہاں جائیں گے؟ اور ان کا کیا حشر ہوگا؟ اس کے بارے میں ارشاد نہیں فرمایا۔

بعض اہل علم یہ سمجھتے ہیں کہ کشتی نوح کا لفظ بعد کے لوگوں نے ایجاد کیا ہے لیکن آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ یہ بانی جماعت کا ارشاد ہے۔ بعد والوں نے خود ایجاد نہیں کیا۔ اگر یہ غلو ہے اور قابل نکیر ہے تو پہلے مولانا الیاس صاحب سے اس کا صدور ہوا ہے۔ آج تک کسی امام مجتہد نے ایسا دعویٰ نہیں کیا جن کی دنیا میں تقلید کی جاتی ہے۔ مگر بانی جماعت اپنی ایجاد کردہ جماعت کے متعلق کتنے خوش گمان ہیں کہ بس اس میں لگنے والا ہی نجات پائے گا اور جو نہ لگے گا اس کی نجات نہیں ہوسکتی۔

امام دارالہجر ۃ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

السنة سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق ''(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۱۴ ص،۹) سنت کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔

کہاں طریقہ سنت؟ اور کہاں یہ من گھڑت طریقہ تبلیغ؟ کتنی جرأت بیجا ہے کہ امام مالکؒ نے جو بات سنت رسول ﷺ کے لئے ارشاد فرمائی تھی وہ بات اپنے من گھڑت طریقہ پر منطبق کر دی گئی یعنی کشتی نوح کہہ کر اسے سنت کا درجہ دے دیا۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

اسی طرح مولانا الیاس صاحب کا ایک اور ارشاد صفحہ ۸۷ پر نقل کیا گیا ہے۔

یہ تحریک دیگر اعمال کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے حضور ﷺ کو دیگر مخلوقات پر فضیلت ہے۔

چودہ سو سال میں کسی تحریک کے بانی نے کب ایسا دعویٰ کیا ہوگا؟ جو مولانا الیاس صاحب فرما رہے ہیں۔ اب اگر جماعت والے تین دن چلہ لگا کر علماء و مشائخ سے اپنے کو افضل سمجھنے لگتے ہیں تو ان بے چاروں کی کیا خطا ہے؟ یہ سارا علم تو انہیں بانی جماعت ہی پڑھا کر گئے ہیں۔

مزید ایک اور حوالہ ملاحظہ کیجئے:۔

اللہ کی ذات اور دین ہم پلہ ہیں۔ ص،۸۹

اب تک مسلمان اس عقیدے پر قائم تھے کہ خدا کا ہم پلہ کوئی نہیں لیس کمثله شیء ۔ لیکن مولانا الیاس صاحب کے فرمان وارشاد کے ذریعہ کچھ اور ہی تعلیم دی جا رہی ہے آپ خود ہی غور فرما لیجئے کہ وہ امت کو کیا تعلیم

دے رہے ہیں؟

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف پڑھنا فرض نہیں ہے بلکہ اپنی زندگی کو قرآن شریف کے ماتحت کرنا فرض ہے۔ص،۵۷۔

چلئے چھٹی ہوئی۔اب طلب العلم فریضة علی کل مسلم کے ذیل میں کیا قرآن کا پڑھنا نہیں آئے گا؟ جب پڑھے گا ہی نہیں تو عمل خاک کرے گا؟ یہ عجیب فلسفہ ہے کہ پڑھنا فرض نہیں بلکہ زندگی کو قرآن شریف کے ماتحت کرنا فرض ہے۔ڈیڑھ ہزار سال میں ایسا الہام کہاں کسی پر آیا ہوگا؟ تبلیغی جماعت والے جو درس قرآن اور تفسیر قرآن کے مخالف ہیں اور کسی مسجد میں فضائل اعمال یا منتخب احادیث کی تلاوت پر تو بہت زور دیتے ہیں مگر درس قرآن ان کے یہاں شجر ممنوعہ ہے۔وہ غالباً مولانا الیاس صاحب کی اسی فکر کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔حقیقت یہی ہے کہ ان کے معمولات میں قرآن کے درس اور اس کی تعلیمات کی کوئی اہمیت نہیں۔

اب یہ سارے الہامات خدا جانے رحمانی ہیں یا کچھ اور؟ اس کا فیصلہ حضرات علماء کرام فرمائیں گے۔راقم الطور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کے حوالے سے حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد نقل کرتا ہے اسے ملاحظہ فرمائیں،فرماتے ہیں کہ

"بسا اوقات میرے قلب میں حقائق و معارف اور علوم صوفیاء میں سے کوئی خاص نکتہ عجیبہ وارد ہوتا ہے اور ایک زمانہ دراز تک وارد ہوتا رہتا ہے۔مگر میں اس کو دو عادل گواہوں کی شہادت کے بغیر قبول نہیں کرتا اور وہ دو عادل گواہ کتاب وسنت ہیں"۔(کشکول از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ص،۶۷)

کتاب وسنت سے ہٹ کر جو کچھ بھی کیا جائے گا یا کہا جائے گا کہنے والا چاہے جتنا عظیم ہو، بزرگ ہو، اللہ والا ہو، وہ رد کر دیا جائے گا اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔کسی عمل یا عقیدہ کو قبول کرنے کی اولین شرط یہی ہے کہ وہ شریعت مصطفوی کے مطابق ہو۔یہی راہِ حق ہے اور یہی صراطِ مستقیم ہے اس سے باہر جانے والا یقیناً گمراہ کہا جائے گا۔

ملفوظات میں مولانا الیاس صاحب کے متضاد اقوال بھی ملتے ہیں پڑھنے والا حیران ہوتا ہے کہ یہ عجیب تضاد بیانی اور ذہنی انتشار ہے۔ملفوظ ۲۱۰ میں فرماتے ہیں کہ صرف میرے کہنے پر عمل کرنا بددینی ہے میری باتوں کو کتاب و

سنت پر پیش کر کے اپنی ذمہ داری پر عمل کرو، جہاں غلطی ہو ٹوکیں۔ دوسری طرف ملفوظ ۵۰ میں فرماتے ہیں کہ مجھ پر خواب میں علوم صیحہ کا القا ہوتا ہے، تبلیغ کا طریقہ مجھ پر خواب میں منکشف ہوا" وغیرہ وغیرہ۔ ان اقوال کی تفصیلات انشاءاللہ پھر کسی موقع پر پیش کی جائیں گی۔

مولانا الیاس صاحب بانی جماعت تبلیغ کے حوالے سے یہ چند حقائق پیش کئے گئے۔ اسی طرح کی ابھی سینکڑوں باتیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن طوالت کے خوف سے انہیں نظرانداز کرنا پڑا۔ ہمیں اس پوری تفصیل سے بس اتنا ہی بتانا ہے کہ آج جن مفاسد اور بے اعتدالیوں کو بعد والوں سے منسوب کر کے اکابر تبلیغ کی پاک دامنی بیان کی جاتی رہی وہ سراسر یا تو جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے یا بے خبری اور حقیقت ناشناسی پر۔ لوگوں میں مولانا الیاس صاحب کے تقدس اور بزرگی کا اتنا پرچار کیا گیا کہ سننے والوں نے انہیں معصوم عن الخطا کا درجہ دے دیا اور ان کی جانب کسی غلطی کا انتساب گناہ عظیم سمجھنے لگے اور ملفوظات ومکتوبات کے حوالے سے جو کچھ پڑھایا سنا گیا وہ بے جا عقیدت کی بنیاد پر منزل من السماء وحی سے کم نہیں سمجھا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جماعتی علماء اور عوام دونوں سخت غلو میں مبتلا ہو گئے اور قابل نکیر امور پر بھی وہ توجہ نہیں دے سکے۔

یہی حال مولانا یوسف صاحب کا بھی ہوا ان کی بعض خصوصیات سے اہل علم اتنا متاثر ہوئے کہ نقد وجرح جو اس امت کے علماء کی امتیازی خصوصیت ہے اس سے یکسر آنکھیں بند کر لی گئیں۔ اور جب عقیدت میں ڈوب کر آدمی کچھ دیکھتا یا سنتا ہے تو معائب بھی محاسن معلوم ہونے لگتے ہیں۔ حبك الشیء یعمی و یصم کسی چیز کی حد سے زیادہ محبت آدمی کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے۔ پھر ہر رطب ویابس کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے، اور ہر غلط بات دین میں داخل کر لی جاتی ہے اور اصل حقیقت سو پردوں میں مستور ہو جاتی ہے۔ اس وقت تبلیغی جماعت میں یہی صورت حال ہے کہ ان کے اکابر ثلثہ ان کے معبود سے کم درجہ نہیں رکھتے۔ ان سے منسوب کوئی بات چاہے جتنی غلط ہو اس پر ایمان لانا ان کے نزدیک تمام فرائض سے بڑھ کر اہمیت رکھتا ہے۔ اب انہیں یہی تین نظر آتے ہیں بقیہ تمام اکابر ان کے نزدیک یا تو دعوت وتبلیغ کے مخالف ہیں یا ان کی تعلیمات و دینی خدمات امت میں توڑ پیدا کرنے والی ہیں اور یا پھر بے کار محض ہیں۔ نعوذ باللہ و نستغفر اللہ، ذہنی بگاڑ اور فکری کجروی کی انتہا یہ ہے کہ جس حکیم الامت کی تعلیمات کو بانی جماعت اپنی جماعت کے ذریعہ عام کرنا چاہتے تھے آج ان داعیان دین کے نزدیک کوئی حیثیت

نہیں رکھتیں۔اور بھول کر بھی مولانا الیاس صاحب کے اوپر کے بزرگوں کا نام لینا ان کے اصول کے خلاف اور حد درجہ ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔

خدا گواہ ہے ہمیں تو ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ جس طرح عیسائیوں کے نزدیک ثالثُ ثلٰثہ کا مشرکانہ تصوران کے ایمانیات میں داخل ہے اور وہ تین ایک، ایک تین، کی وادئ ضلالت میں بھٹک کر حیران وسرگردان ہیں اور راہِ ہدایت سے دور جا پڑے ہیں۔کہیں وہی تثلیث پرستی کا فارمولا تھوڑے فرق کے ساتھ ان تبلیغی موحدین کا جزو ایمان تو نہیں بن چکا ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ یہ جب بھی نام لیں گے بس انہیں تین کا لیں گے۔اور تبلیغ دین کو انہیں تین کی طرف منسوب کریں گے۔کیا امت کے باقی جملہ اکابر علمائے حق کا دین کی تبلیغ سے کوئی تعلق نہ تھا؟ سوچئے یہ تصور ہی کتنا بھیانک اور خطرناک ہے کہ جن اکابر کی تعلیمات پورے عالم کو منور کر رہی ہیں اور خود بانی جماعت اس کی افادیت کو محسوس کر کے اسے اپنی جماعت کے ذریعہ عام کرنا چاہتے تھے۔اب ان تبلیغ کے ٹھیکیداروں کے نزدیک وہ اس قابل نہیں کہ انہیں عام کیا جائے کیوں کہ وہ امت میں توڑ پیدا کرنے والی ہیں۔نعوذ باللہ منہ۔جماعت کے ایک نام نہاد مبلغ اعظم مولانا طارق جمیل صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ ''حضرت تھانویؒ کے مواعظ وخطبات اتنے مشکل ہیں کہ عوام ان کو سمجھ ہی نہیں سکتے ایسا لگتا ہے کہ حضرت کے سامنے صرف علماء حضرات بیٹھا کرتے تھے'' کہیں یہ عوام کو حضرت حکیم الامت کی تعلیمات سے دور اور بدظن کرنے کی منصوبہ بند سازش تو نہیں؟ جسے علمی عظمت کے اعتراف کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے؟ بہرحال جو کچھ بھی ہو کہنے والا بہت پہلے کہہ کر جا چکا ہے۔

داغ دل چمکے گا بن کر آفتاب لاکھ اس پر خاک ڈالی جائے گی

یہ حال تو گذشتہ اکابر تبلیغ مولانا الیاس صاحب، مولانا یوسف صاحب، مولانا انعام الحسن صاحب وغیرہم کا مذکور ہوا۔اب ذرا موجودہ خودسر وخودساختہ عالمی امیر مولانا سعد کاندھلوی صاحب کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے جن کی امارت خود مرکز میں انتشار وافتراق کا سبب بنی ہوئی ہے اور جنہیں اپنی امارت وولایت پر ایسا یقین کامل ووثوق راسخ حاصل ہے کہ جو انھیں امیر نہ سمجھے وہ جہنم واصل ہے۔اپنے ایک بیان میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

رمضان کے روزوں کی وجہ سے چلت پھرت کو نہ چھوڑا جائے گا ہاں روزہ چھوڑ سکتے ہیں الخ

مزید گل افشانی ملاحظہ کریں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ معجزات نبوت کے ساتھ خاص ہیں، نہیں میرے دوستو! معجزات دعوت کے ساتھ ہیں۔''

ایک تیسری جگہ بیان فرماتے ہیں:۔

لیکن ہم یہ کہتے ہیں یہاں اللہ کے ہی ہاتھ میں ہدایت ہے چاہے کسی کو دیں یا نہ دیں، اللہ ہی کے ہاتھ میں گمراہی ہے جسے چاہیں گمراہ کر دیں، نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ یاد رکھنا میرے دوستو کہ انسان ہی انسان کی ہدایت کا ذریعہ ہے اور انسان ہی انسان کی گمراہی کا ذریعہ ہے لوگ سمجھتے نہیں بس اشکال پیدا کریں گے، لوگ کہتے ہیں کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ارے ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ نے انسان کو انسان کی ہدایت کا سبب بنایا ہے''۔

ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ امیر صاحب ساتویں آسمان کی بلندی سے کلام فرما رہے ہیں ورنہ زمین پر رہ کر ایسی باتیں کہنا تو ممکن ہی نہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام نے بھلے ایسے امیر کے جاہل اور گمراہ ہونے کا فتویٰ جاری کر دیا ہو لیکن زمین کے یہ فتوے ساتویں آسمان پر بیٹھے ہوئے اس جاہل اور گمراہ امیر کا کیا بگاڑ سکیں گے؟

بات ذرا لمبی ہوگئی، عرض کرنے کا منشا صرف یہ ہے کہ بزرگی اور تقدس کا لبادہ اوڑھے ہوئے یہ صاحب جبّہ و دستار کس تاریک وادی میں بھٹک رہے ہیں اس کا صحیح اندازہ ہم اور آپ نہیں لگا سکتے۔ یہ بات بہر حال واضح ہوگئی کہ فساد و بگاڑ ان اکابر کے اندر پہلے آیا تب وہ منتقل ہوتے ہوئے نیچے پہنچا جس پر علماء کرام اب کھل کر لکھنے اور بولنے لگے ہیں۔ انکشاف حقیقت، کشف الغطاء، مصنفہ حضرت مولانا ابوالفضل عبد الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور، تسلسل ایمان فروشاں، قاری فتح محمد صاحب مدظلہ العالی کی ملاحظہ فرمائیں تو انشاء اللہ امید ہے کہ بصیرت میں اضافہ ہوگا۔ تبلیغی جماعت سے متعلق علماء کرام کی آراء اور ان کی علمی تنقیدات کو مفتی محمد سعید صاحب مدظلہ نے اپنی تصنیف ''سنگین فتنہ'' میں بڑی محنت سے جمع کر دیا ہے اس وقت اکثر علمائے دیوبند کا یہ احساس بڑھتا ہی جا رہا ہے کہ یہ جماعت امت مسلمہ کے لئے ایک سنگین فتنہ بنتی جا رہی ہے اس لحاظ سے نام بہت مناسب معلوم ہوتا ہے اس کا مطالعہ ہر شخص کو کرنا چاہیئے تا کہ وہ اس کے ذریعہ پھیلائی جا رہی گمراہیوں سے واقف ہو سکے۔

فقط ناچیز: محمد عرفان الحق غفرلہ المظاہری۔ انڈیا 15-12-6

قرآن وسنت کے مطابق تبلیغ کے فائدے اور اسکے خلاف تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت کے نقصانات

جومسلمان قرآن وسنت اور وقت کے امر حال کے مطابق تبلیغ کرے گا تو سب سے پہلے اسکے اپنے ایمان کو فائدہ پہنچے گا۔ پھر سننے والے کو پھر دنیا بھر میں جتنے لوگ بھی اسکی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں گے ان کو بھی اور جتنے لوگ دنیا میں اسکی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں گے تو بعد مرنے کے بھی اسکو ان سب جتنا اجر و ثواب ملتا رہے گا۔

کتنا خوش قسمت ہے وہ تبلیغی جو خود تو مر جائے مگر اسکی پھیلائی ہوئی باتوں کا جر اسے بعد مرنے کے بھی ملتا رہے۔

اور اسی طرح حق سچ کی تبلیغ کرنے سے تبلیغی جماعت اور اکابرین تبلیغ کا وقار بھی بلند ہوگا اور اس سے علماء کرام اور دنیا بھر کے مومن مسلمانوں کے دلوں میں بھی ان کی محبت پیدا ہوگی کہ کتنی محنت سے انہوں نے اتنے اچھے لوگ تیار کئے ہیں جو اپنے مذہب کی تبلیغ سے دین اسلام دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ ایسے تبلیغی کی مخالفت کرنے والا کوئی مومن مسلمان نہیں ہوسکتا۔

مگر جو مسلمان قرآن وسنت اور وقت کے امر کے خلاف تبلیغ کریگا وہ سب سے پہلے اپنے ایمان کو نقصان پہنچائے گا۔ پھر سننے والے کے بھی پھر جتنے مسلمان یہ غلط باتیں دنیا میں پھیلائیں گے ان سب کے ایمان کو بھی نقصان پہنچے گا۔ اور جتنا سب کو گناہ ہوگا اُتنا ہی اس غلط بیانی کرنے والے تبلیغی کو بھی ہوگا۔ اور بعد مرنے کے بھی اسکو ان سب جتنا گناہ ملتا رہے گا۔ کتنا بدبخت ہے وہ تبلیغی کہ جو خود تو مر جائے مگر اسکا گناہ نہ مرے اور اِس تبلیغی کی حمایت پوری دنیا کے کافر کریں گے کیونکہ یہ دین اسلام کے خلاف تبلیغ کر رہا ہے۔ جو کام کافر کرنا چاہتے ہیں وہ کام یہ مسلمان ہوکر کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ایسی تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت پھیلانے سے بچائے۔ اور قرآن وسنت اور وقت کے امر کے مطابق تبلیغ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

کتاب "دفاع تبلیغ" نیچے دیئے گئے لنک سے حاصل کرسکتے ہیں۔

http://bit.ly/29xboSH

www.facebook.com/sangeenfitna

عالمی تحریک تحفظ ایمان کے اغراض ومقاصد

امت مسلمہ کو حکمِ وقت قرآن وسنت کی تبلیغ پر لانا ہے اور حکمِ وقت قرآن وسنت کے خلاف تبلیغ کر کے اپنے اور امت مسلمہ کے ایمان کو تباہ کرنے والے کافروں اور قادیانیوں کے کام سے بچانا ہے۔

دفاعِ تبلیغ

قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں۔ بانیِ تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاسؒ

آج کل تبلیغ میں خرابیاں اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔ حضرت مولانا محمد طلحہ بن محمد زکریاؒ

ہماری اس تبلیغ میں حکم نہیں درخواست ہے۔ سابقہ امیر تبلیغی جماعت حضرت مولانا انعام الحسنؒ

نوٹ فرمائیں ہمیں نیک کام کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے پر بہترین امت کا لقب ملا ہے۔

لیکن یہ کام تو تبلیغی جماعت کرتی ہی نہیں۔ جسا کہ اوپر مولانا انعام الحسن صاحب نے فرمایا کہ ہماری اس تبلیغی جماعت میں حکم نہیں درخواست ہے۔ تو درخواستیں پیش کرنے پر تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین امت کا لقب نہیں دیا۔

زبانی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام تو تمام امتوں نے کیا جنہوں نے نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے انکو طرح طرح کے عذاب دیئے دوسروں کو گناہوں سے نہ روکنے پر بندر اور خنزیر بنایا۔ اور یہ برائی سے روکنے والا کام بھی نہیں کرتے۔ پھر یہ بہترین امت کا کام کرنے والی جماعت کیسے بن گئی۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا لقب جو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو عطا فرمایا ہے۔ وہ صرف زبانی دعوت نہیں بلکہ طاقت کے ساتھ نیک کام کا حکم اور برائی سے روکنے پر دیا ہے۔

جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے کہ کامل ایمان والا مسلمان وہ ہے جو طاقت سے برائی کو روکتا ہے دوسرے نمبر پر زبان سے اور تیسرے نمبر پر دل سے برا مانیں۔

یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا بولو کہ مسلمان جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگیں۔

(القرآن)...اے ایمان والو! سچوں کا ساتھ دو....

(القرآن)..جھوٹوں پر اللہ کی لعنت....